MON.7.Oct.2024
VOLUME:19 NO: 256
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Established May 1994 قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز پیر 7/ اکتوبر 2024
جلد:19 شمارہ: 256
3/ ربیع الثانی 1446ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

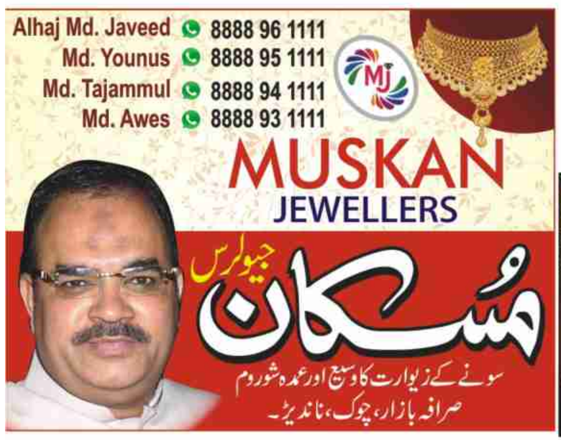

بی جے پی کے ڈبل انجن کا مطلب مہنگائی اور بدعنوانی: کیجریوال

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے اتوار کو بی جے پی پر تنقید کی۔ کیجریوال نے کہا کہ بی جے پی کی ڈبل انجن حکومت ٭ کا نتیجہ صرف مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی ہے۔ عآپ کی جنتا کی عدالت سے خطاب کرتے ہوئے اروند کیجریوال نے کہا، ''ہریانہ اور جموں و کشمیر میں بی جے پی کی قیادت میں ڈبل انجن والی حکومت ختم ہونے کو ہے۔ پورے ملک میں ڈبل انجن کا اصول ناکام ہوگیا ہے۔ ایک انجن یکم جون کو خراب ہو گیا تھا، جب انہیں صرف 240 سیٹیں ملیں تھیں، اب دوسرا انجن ہریانہ، جموں و کشمیر، مہاراشٹر اور جھارکھنڈ میں فیل ہو جائے گا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ لوگوں کو اب احساس ہوگیا ہے کہ ڈبل انجن کا مطالب مہنگائی، بے روزگاری اور کرپشن ہے۔ اروند کیجریوال نے کہا، ''جیسے جیسے دہلی کے انتخابات قریب آتے ہیں، وہ ایک بار پھر ڈبل انجن والی حکومت کا مطالبہ کریں گے لیکن آپ ان سے پوچھیں کہ کیا ہریانہ میں ڈبل انجن والی حکومت نے کچھ حاصل کیا؟ انہوں نے 10 سال حکومت کی۔ پھر بھی میں نے اپنی مہم کے دوران دیکھا کہ لوگ بی جے پی لیڈروں کو اپنے گاؤں میں داخل ہونے کی اجازت بھی نہیں دینا اہتے۔'' اتر پردیش میں بی جے پی کی حکمرانی پر تنقید کرتے ہوئے کیجریوال نے کہا، ''اتر پردیش میں سات سال تک ان کی ڈبل انجن والی حکومت رہی، اس کے باوجود وہ حالیہ انتخابات میں صرف نصف سیٹیں جیتنے میں کامیاب ہو سکے ہیں۔ منی پور دو سالوں سے ان کی حکومت میں ہے۔ ملک اس ڈبل انجن سسٹم سے تھک چکا ہے، جو صرف لوٹ مار اور کرپشن کو فروغ دیتا ہے۔ بی جے پی کے انتخابی وعدوں پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے کیجریوال نے ووٹروں سے پارٹی کے دعووں کو چیلنج کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا، ''وہ آپ کے گھر آئیں گے اور وعدہ کریں گے کہ وہ وہی کریں گے جو میں نے کیا تھا لیکن اگر ایسا ہے تو ہمیں ان کی کیا ضرورت ہے؟ انہوں نے 22 ریاستوں پر حکومت کی ہے، پھر بھی ہم نے دہلی میں تعلیم کو تبدیل کیا ہے، ان سے پوچھیں، انہوں نے کس ریاست میں اسکولوں کو بہتر کیا ہے، جہاں ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے بی جے پی اقتدار میں ہے، ایک بھی اسکول کی حالت اچھی نہیں ہے؟'' دہلی میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو اجاگر کرتے ہوئے کیجریوال نے اس کا موازنہ 1990 کی دہائی میں ممبئی کی افراتفری سے کیا۔ انہوں نے کہا،'' دہلی میں جرائم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگ گھروں سے باہر نکلنے سے ڈر رہے ہیں۔ عام آدمی کے لیے اس شہر میں محفوظ رہنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔''

حج 2025 کیلئے قرعہ اندازی

نئی دہلی: حج 2025 کے خواہشمند عازمین کا انتخاب 7 اکتوبر کو وزارتِ اقلیتی امور کے ڈائریکٹر اور حج کمیٹی آف انڈیا کے سی، ای، او ڈاکٹر لیاقت علی آفاقی - آئی، آر، ایس کی قیادت میں آر کے پورم، سیکٹر-1 میں واقع کمیٹی کے برانچ آفس میں کمپیوٹرائز قرعہ اندازی (ڈی آر ایس) کے ذریعہ کرایا جائے گا۔ یہ اطلاع حج کمیٹی آف انڈیا نے پریس کے لیے جاری ایک ریلیز میں دی۔ عازمین حج مرکزی و ریاستی حج کمیٹیوں کے ذمہ داران اور حج سے وابستہ سرکاری و غیر سرکاری تنظیمیں اس لنک پر https://hajcommittee.gov.in قرعہ اندازی کو براہ راست دیکھ سکتے ہیں۔ منتخب شدہ عازمین کو ایس-ایم-ایس کے ذریعے بھی انتخابات کی اطلاع دی جائے گی۔ منتخب عازمین کی فہرست حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ اور حج سیودھا ایپ پر بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ قرعہ اندازی کے موقع پر وزارتِ اقلیتی امور کے ڈپٹی سیکرٹری اور حج کمیٹی آف انڈیا کے ڈپٹی سی، ای، او نظیم احمد، آئی، او، ایف، ایس کے ساتھ وزارتِ اقلیتی امور، حج کمیٹی آف انڈیا، این، آئی، سی کے اعلیٰ افسران و ذمہ داران بھی موجود رہیں گے۔

ممبئی: ایک دکان میں شدید آتشزدگی
2 بچوں سمیت 5/ افراد زندہ جل کر ہلاک

ممبئی: 6/ اکتوبر (ایجنسیز) ممبئی کے چیمبور علاقہ میں شدید آتشزدگی کی اطلاع ہے۔ چیمبور کے سدھارتھ کالونی میں بنی ایک دکان میں آگ لگ گئی جو خوفناک شکل اختیار کرتی ہوئی پھیلتی چلی گئی۔ آتشزدگی کے اس واقعہ میں 2 بچوں سمیت 5 لوگوں کی جل کر موت ہو جانے کی خبر ہے۔ اس دردناک واقعہ کے بعد آس پاس کے علاقے کے لوگوں میں شدید غم کا ماحول ہے۔ ممبئی پولیس اور فائر بریگیڈ محکمہ کو آتشزدگی کی اطلاع اتوار کو صبح 5 بجکر 20 منٹ پر ملی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آگ ایک عمارت کی گراؤنڈ فلور میں بنی دکان میں لگی تھی جو بڑی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ دکان ایک منزل عمارت کے نیچے تھی اور اوپر ایک کنبہ رہتا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ نامعلوم وجوہات سے گراؤنڈ فلور واقع دکان میں شدید آگ لگ گئی۔ یہیں سے بجلی کی وائرنگ سے ہوتے ہوئے آگ اوپر کے فلور تک پہنچ گئی۔ دھیرے دھیرے گھر کا سارا سامان جل گیا۔ نیچے دکان تھی اور اوپر کی منزل پر ایک کنبہ رہتا تھا۔ اطلاع ملنے پر فائر بریگیڈ محکمہ کی ٹیم موقع پر پہنچی اور آگ کی زد میں آئے لوگوں کو ریسکیو کر کے راجواڑی اسپتال پہنچایا۔ لیکن کافی دیر ہو چکی تھی اور پانچوں لوگ نیند کی آغوش میں جا چکے تھے۔ اس دردناک حادثہ میں جان گنوانے والوں میں شوہر-بیوی، دو بچے اور ایک رشتہ دار ہیں۔ مرنے والوں میں پریم گپتا (30 سال)، منجو گپتا (30 سال)، انیتا گپتا (39 سال)، نریندر گپتا (10 سال)، پیرس گپتا (7 سال) کے نام شامل ہیں۔ ان سبھی کو ریسکیو کرنے کے بعد فوری طور سے علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ اسپتال کی طرف سے مزید جانکاری کا انتظار ہے۔ دوسری طرف پولیس کی ٹیم نے واقعہ کے سلسلے میں آگے کی کارروائی شروع کر دی اور آتشزدگی کی اصل وجہ کا پتہ لگانے میں لگ گئی ہے۔

عمر خالد کی درخواست ضمانت پر دہلی ہائی کورٹ میں آج سماعت

نئی دہلی: 6/ اکتوبر (ایجنسیز) دہلی ہائی کورٹ نے پیر کو جے این یو کے سابق طالب علم اور اسٹوڈنٹ لیڈر عمر خالد کی ضمانت کی عرضی پر سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ 2020 کے شمال مشرقی دہلی فسادات میں ملوث ہونے کی الزام میں انسداد دہشت گردی کے سخت قانون (یو اے پی اے) کے تحت ستمبر 2020 سے سلاخوں کے پیچھے قید ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ کی ویب سائٹ پر شائع کاز لسٹ کے مطابق جسٹس نوین چاولہ اور جسٹس شیلندر کور کی بنچ 7 اکتوبر کو عمر خالد کے کیس کی ایک بار پھر سماعت کرے گی۔ کیونکہ جسٹس کیت کی مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے طور پر تقرری کے ساتھ ہی اس معاملے کی سماعت کو کچھ دنوں کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ گزشتہ کئی مواقع سے مسلسل عمر خاد کے کیس کی سماعت ملتوی کیا جارہی ہے۔ اس سے قبل دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس امیت شرمانے خالد کی درخواست پر سماعت سے خود کو الگ کر لیا تھا۔ جس کے بعد جسٹس پرتیبھا ایم سنگھ کی سربراہی والی بنچ نے اس معاملے کو 24 جولائی کو ایک اور بنچ کے سامنے پیش کرنے کی ہدایت دی تھی۔ حالانکہ اس سال جولائی میں جسٹس سریش کمار کیت اور جسٹس گریش کٹھپالیا کی بنچ نے دہلی پولیس کو ایک نوٹس جاری کر کے عمر خالد کی ضمانت کی درخواست پر جواب داخل کرنے کو کہا تھا۔ کچھ مہینہ قبل 28 مئی کو دہلی کی عدالت نے خالد کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ درخواست میں مقدمے کی سماعت میں تاخیر اور ضمانت پر رہا ہونے والے دیگر شریک ملزمان کے ساتھ برابری کا حوالہ دیا گیا۔ جنہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔ وہیں اپریل 2022 میں بھی ایک ٹرائل کورٹ نے خالد کی پہلی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی اور بعد میں دہلی ہائی کورٹ نے بھی ان کی اپیل مسترد کر دی تھی۔ اس سال فروری میں خالد نے سپریم کورٹ میں دائر اپنی ضمانت کی درخواست یہ کہتے ہوئے واپس لے لی تھی کہ حالات بدل چکے ہیں اس لیے انہیں نچلی عدالت میں دوبارہ ضمانت کی درخواست دینے کی اجازت دی جائے۔ واضح ہو کہ عمر خالد جو ستمبر 2020 سے حراست میں ہی ان کے خلاف انسداد دہشت گردی کے سخت قانون (یو اے پی اے) اور تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی کئی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

بریلی: خاتون نے کی پیٹ درد کی شکایت
ڈاکٹروں نے کیا آپریشن تو نکلا 2 کلو بالوں کا گچھا

بریلی: 6/ اکتوبر (ایجنسیز) اتر پردیش کے بریلی ضلع اسپتال میں ڈاکٹر اس وقت حیران رہ گئے جب ایک 31 سالہ خاتون کے پیٹ سے 2 کلو بالوں کا گچھا نکلا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ خاتون طویل عرصے سے پیٹ درد سے پریشان تھی اور علاج کرنے کے لیے بریلی کے مہارانا پرتاپ ضلع اسپتال پہنچی تھی۔ پیٹ کی تمام جانچ کے بعد ڈاکٹر نے عورت کا آپریشن کرنے کا فیصلہ کیا۔ آپریشن کرنے کے دوران ڈاکٹروں کی ٹیم اس وقت حیران رہ گئی جب اس نے دیکھا کہ خاتون کے پیٹ میں 2 کلو وزن کے بالوں کا گچھا پڑا ہے۔ پھر ڈاکٹروں نے بالوں کے گچھے کو بڑی حفاظت سے پیٹ سے باہر نکالا۔ خاتون کی پہچان چھپانے کی شرط پر ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ ٹرائیکوفوٹومینیا نامی بیماری میں مبتلا ہے۔ جس کے سبب وہ کافی پریشان رہتی تھی اور خود کے ہی بالوں کو کھانے لگی تھی۔ ڈاکٹر نے کاؤنسلنگ کے بعد متاثر خاتون کو اسپتال سے چھٹی دے دی ہے۔ ساتھ ہی ڈاکٹروں نے اسے بال نہیں کھانے کی صلاح دی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق بریلی کے تھانہ سبھاش نگر علاقہ کے کرگینا علاقے میں رہنے والی 31 سالہ خاتون کو ٹرائیکوفوٹومینیا نامی سنگین بیماری 16 سال کی عمر سے ہی لگ گئی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ گزشتہ کئی برسوں سے پریشان تھی اور بیماری کے چلتے دھیرے دھیرے اپنے ہی بال کھانے لگی جس سے اس کے پیٹ میں بالوں کا ایک بڑا گچھا بن گیا۔ بالوں کا گچھا بننے کے بعد خاتون کے پیٹ میں درد رہنے لگا جس سے وہ کافی پریشان تھی۔ اطلاع کے مطابق خاتون کا کچھ سال پہلے بھی نجی اسپتال میں علاج کرایا گیا تھا جس میں لاکھوں روپے خرچ ہو گئے تھے لیکن اس کو آرام نہیں ملا۔ پیٹ کی تمام جانچ کے بعد معدہ میں بالوں کا ایک گچھا دکھائی دیا، جس کے بعد بریلی کے مہارانا پرتاپ ضلع اسپتال کی ٹیم نے آپریشن کر کے اس کے پیٹ سے 2 کلو بالوں کے گچھا کو نکالا۔ بتایا جاتا ہے کہ بریلی میں یہ معاملہ پہلی بار سامنے آیا ہے۔ اس سے پہلے اسپتال میں ٹرائیکوفوٹومینیا کے کسی مریض کی سرجری نہیں ہوئی تھی۔ سرجری کرنے والی ٹیم میں سینئر سرجن ڈاکٹر ایم پی سنگھ، ڈاکٹر انجلی سونی سمیت کئی دیگر ڈاکٹر شامل تھے۔

ظلم کی انتہا، خاتون کو 16 سال سے قید کر رکھا تھا سسرال والوں نے

بھوپال: 6/ اکتوبر (ایجنسیز) مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں ایک حیران کرنے والا معاملہ منظر عام پر آیا ہے جہاں ایک شادی شدہ خاتون کو اس کے سسرال والوں نے 16 سال سے قیدی بنا کر رکھا ہوا تھا۔ ہفتہ کو معاملے کی شکایت ملنے کے بعد خاتون کو اس قید کی زندگی سے باہر نکالا گیا۔ خاتون کی حالت بے حد خراب ہونے کی وجہ سے اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ڈاکٹروں کے ذریعہ اس کا علاج کیا جارہا ہے۔ خاتون تھانہ انچارج شلپا کورو نے آج تک ٭ سے بات کرتے ہوئے اس سلسلے میں بتایا کہ خاتون تھانہ میں کشن لال ساہو، رہائش ضلع نرسنگھ پور کے ذریعہ درخواست دی گئی تھی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ ان کی بیٹی رانو ساہو کی شادی 2006 میں کی گئی تھی۔ سال 2008 کے بعد سے انہیں بیٹی کے سسرال والوں نے ملنے نہیں دیا۔ ان کی بیٹی کے بیٹے اور بیٹی کو بھی ان سے دور کہیں بھیج دیا گیا ہے۔ سسرال والوں کے ذریعہ ظلم کیے جانے کے بعد سے ان کی بیٹی کی حالت خراب ہونے کی اطلاع پڑوسیوں نے دی۔ اس پر لڑکی کے والد نے اپنی بیٹی کے ریسکیو اس کے علاج اور ملزمین کے خلاف سخت کارروائی کے لیے پولیس تھانہ میں درخواست دی۔ اس معاملے سے سینئر افسران کو باخبر کرایا گیا، جن کی رہنمائی میں مظلوم رانو کو قید کیے گئے گھر میں پولیس کی ٹیم پہنچی اور انہیں وہاں سے باہر نکالا۔ پولیس نے جب رانو کو دیکھا تو ان کی حالت دیکھ کر سب حیران رہ گئے۔ 16 سال سے قید میں رہ رہی رانو کافی دبلی پتلی ہو گئی تھی اور اس کی چمڑی ہڈیوں سے چپک گئی تھی۔ رانو کچھ بولنے کی حالت میں نہیں تھی اور وہ بہت کمزور دکھائی دے رہی تھی۔ لہٰذا اسے علاج کے لیے رشتہ داروں کی نگرانی میں اسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔

اقوام متحدہ پرانی کمپنی: جے شنکر

نئی دہلی (آئی اے این ایس) وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اتوار کے دن کہا کہ اقوام متحدہ ایک پرانی کمپنی کی طرح ہے، جو دنیا میں آنے والی تبدیلیوں سے خود کو ہم آہنگ کئے بغیر مارکٹ میں بیٹھی ہے۔ کوٹلیہ اکنامک کانکلیو سے خطاب میں جے شنکر نے زور دے کر کہا کہ اقوام متحدہ دنیا کے ساتھ چلنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ دنیا کے ممالک مسائل کی یکسوئی کے لئے متبادل راستے تلاش کر رہے ہیں۔

رام لیلا میں رام کا کردار ادا کرنے والے شخص کی اسٹیج پر ہارٹ اٹیک سے موت

دہلی کی شاہدرہ میں اسٹیج پر رام لیلا میں رام کا کردار ادا کرنے والے سشیل کی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے موت ہو گئی۔ اسٹیج پر پرفارم کرتے ہوئے اچانک ان کے سینے میں تیز درد اور گھبراہٹ ہوئی، جس کے بعد انہیں فوری طور پر اسپتال منتقل کرنے کے لئے ایمبولنس بلایا گیا، ہاسپٹل پہنچنے سے پہلے ہی راستے میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر لگ بھگ 54 سال تھی۔ بھگوان شری رام کا کردار نبھانے والے سشیل کو شک پیشے سے ایک پراپرٹی ڈیلر تھے۔ رام لیلا کمیٹی میں گزشتہ کئی برسوں سے جڑے ہوئے تھے۔ اس حادثاتی موت کے بعد ان کے پریوار کے لوگ رو رو کر نڈھال ہو چکے ہیں۔ ان کی فیملی کے لوگوں کو یہ سمجھنا کافی مشکل ہو رہا ہے کہ انہیں اس بات کا یقین ہی نہیں تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اور اچانک سے وہ کیسے ہم لوگوں کو چھوڑ کر اس دنیا سے چلے گئے۔ اس حادثہ کی ایک ویڈیو بہت تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ جس میں صاف طور سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ اسٹیج پر بھگوان شری رام کا کردار ادا کر رہے ہیں اور باقاعدہ ڈائیلاگ بول رہے ہیں۔ اسی درمیان ان کے سینے میں درد ہوا اور بے چینی کے عالم میں اسٹیج سے نیچے جانے لگے۔ اس کے بعد کمیٹی کے لوگوں نے ان کو اسپتال منتقل کرنے کے لیے ایمبولنس کو کال کیا۔ افسوس کے ہاسپٹل پہنچنے سے قبل ہی راستے میں ان کا انتقال ہو گیا۔ وہیں ایک اور ویڈیو میں واضح طور پر یہ بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ اسٹیج سے نیچے بیٹھ کر بھجن گا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ بیٹھے دوسرے لوگ بھی بھجن گا رہے ہیں۔ جس کے بعد اچانک ان کی طبیعت بگڑی اور انہیں اسپتال لے جایا گیا۔ ہندوستان میں اس تہوار کی بڑی اہمیت ہے اور اسے پورے ملک میں دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ دراصل شاردیہ نوراتری اشون مہینے کے پرتیپدا سے شروع ہوتی ہے۔ وجے دشمی کے ساتھ ہی تہوار کا اختتام ہوتا ہے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ اسی دن ماں درگا نے مہیشا سور کو مارا تھا تو بھگوان رام نے وجے دشمی کے دن راون کو مارا تھا۔ اس تہوار کے موقع پر ملک کے مختلف علاقوں میں رام لیلا کھیلی جاتی ہے۔ جس میں شری رام کی زندگی پر مبنی واقعات کو اسٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔

اتراکھنڈ کی منافع بخش 'دوا کمپنی' کی نجکاری کا مقصد: پرینکا گاندھی

نئی دہلی: کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے اتوار کو اتراکھنڈ کی عوامی شعبہ کی دوا کمپنی انڈین میڈیسنس فارماسیوٹیکل کارپوریشن لمیٹڈ یعنی آئی ایم پی سی ایل کے نجکاری (پرائیویٹائزیشن) کے مودی حکومت کے فیصلہ پر تنقید کی۔ پرینکا گاندھی نے حکومت پر حملہ بولتے ہوئے کہا کہ اس کا فیصلے کا مقصد 'مخصوص دوستوں کی تجوریاں بھرنے' کے علاوہ کچھ اور نہیں ہو سکتا۔ پرینکا گاندھی کا یہ تنقیدی بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مرکزی حکومت نے الموڑا، اتراکھنڈ کے موہان میں واقع فارماسیوٹیکل کمپنی کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس کی وجہ سے مقامی باشندوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کی وجہ سے ان کی روزی روٹی متاثر ہوگی۔ پرینکا گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ 'منافع میں چل رہی منی رتن دوا کمپنی کو فروخت کرنے کے پیچھے حکومت کی کیا منشا ہے؟'' کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی نے پوسٹ میں مزید لکھا، ''الموڑا، اتراکھنڈ کے موہان میں واقع انڈین میڈیسنس فارماسیوٹیکل کارپوریشن لمیٹڈ (آئی ایم پی سی ایل) کو 1978 میں مرکزی اور ریاستی حکومت نے مل کر قائم کیا تھا۔

جے شنکر کو احتجاج میں مدعو نہیں کیا گیا، عمران خان کی پارٹی کی وضاحت

پشاور: جیل میں بند سابق وزیر اعظم عمران خان کی پاکستان تحریک انصاف نے اپنے ایک قائد کی طرف سے وزیر خارجہ ہند ایس جے شنکر کو احتجاج میں مدعو کرنے کے معاملہ سے خود کو علیحدہ کر لیا۔ اس نے زور دے کر کہا کہ سیاسی جدوجہد میں کسی بھی بیرونی ملک کا کوئی رول نہیں۔ پارٹی کے صدر نشین بیرسٹر گوہر علی خان نے ہفتہ کے دن کہا کہ چیف منسٹر صوبہ خیبر پختونخواہ کے مشیر اطلاعات محمد علی سیف کے ریمارکس کی غلط تشریح کی گئی۔ صوبہ خیبر پختونخواہ میں عمران خان کی پارٹی کی حکومت ہے۔ سیف نے کہا تھا کہ ان کی پارٹی جے شنکر کو اپنے احتجاج میں مدعو کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے، جس پر برسر اقتدار محاذ کی طرف سے سخت تنقید ہوئی۔ محمد علی سیف نے ہفتہ کے دن ایک سوال کے جواب میں طنزیہ کہا تھا کہ پی ٹی آئی جے شنکر کو دعوت دے گی کہ وہ آئیں اور پی ٹی آئی کے احتجاج میں حصہ لیں اور ہمارے عوام سے خطاب کریں۔ وہ دیکھیں کہ پاکستان میں جمہوریت کتنی مضبوط ہے، جہاں ہر ایک کو احتجاج کا حق حاصل ہے۔

ملک میں 'ڈیجیٹل آریسٹ' کے ذریعے بڑھتی ہوئی ٹھگی، 18 ملزمان کی گرفتاری

حیدرآباد: 6/ اکتوبر (ایجنسیز) تلنگانہ سمیت ملک کی کئی ریاستوں میں اتوار کے روز سائبر ٹھگی کے معاملہ میں کارروائی کی گئی ہے اور چھاپہ ماری کرتے ہوئے کم از کم 18 ملزمین کو گرفتار کر لیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق گرفتار شدگان پر 319 سے زیادہ سائبر دھوکہ دہی کے معاملہ میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔ پولیس کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق حیدرآباد سٹی سائبر کرائم یونٹ نے کرناٹک، مہاراشٹر اور راجستھان سمیت الگ الگ ریاستوں میں 6 ٹیموں کے ساتھ ایک خصوصی آپریشن کے ذریعہ ان 18 سائبر کرائم کے ملزمین کو گرفتار کیا۔ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق حیدرآباد شہر کے پولیس کمشنر سی وی آنند نے کہا کہ ان گرفتار کیے گئے لوگوں پر سرمایہ کاری فراڈ، ڈیجیٹل آریسٹ، جنسی استحصال، او ٹی پی دھوکہ دہی اور کروڑوں روپے کے بیمہ کے نام پر دھوکہ دہی جیسے سنگین معاملوں میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمین سے 5 لاکھ روپے نقد اور 26 موبائل فون ضبط کیے گئے ہیں۔ وہیں ان کے بینک اکاؤنٹ میں ایک کروڑ 61 لاکھ روپے سے زیادہ کی رقم پائی گئی ہے۔ حال ہی میں مہاراشٹر پولیس نے بھی ایک 7 سالہ پرانے دھوکہ دہی ے معاملہ میں آندھرا پردیش کے 3 لوگوں کے خلاف کیس درج کیا تھا۔ ابھی دو روز قبل مدھیہ پردیش کے اندور میں بھی محکمہ جوہری توانائی کے تحت ایک ادارہ کے سائنسدانوں کو 'ڈیجیٹل آریسٹ' کر کے جعلسازوں نے 71 لاکھ روپے کا نقصان پہنچایا۔ واضح ہو کہ 'ڈیجیٹل آریسٹ' دھوکہ دہی کا ایک نیا طریقہ کار ہے جس کے تحت سائبر مجرمین خود کو قانونی حکام کے طور پر پیش کر کے لوگوں سے دھوکہ دہی کرتے ہیں۔ اس میں مجرمین افراد کو فون یا ویڈیو کال کے ذریعے یہ بتاتے ہیں کہ وہ کسی قانونی معاملے میں ملوث ہیں۔ اس صورتحال میں، وہ ان پر دباؤ ڈالتے ہیں کہ اگر وہ فوری طور پر ایک مخصوص رقم ادا نہ کریں تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔

ایڈوکیٹ مجید میمن کی دوبارہ این سی پی (شرد پوار) شمولیت
ایم وی اے کو کامیاب اور فرقہ پرستوں کو شکست دینے کا عزم

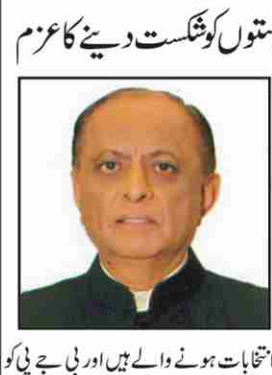

ممبئی: 6/ اکتوبر (ایجنسیز) سابق ایم پی اور سینئر ایڈوکیٹ مجید میمن نے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور شرد پوار کی قیادت والی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) میں شامل ہو گئے ہیں۔ پہلے بھی مجید میمن این سی پی میں رہے اور راجیہ سبھا کے رُکن بھی رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ ملک اور ریاست کے جو حالات ہیں، اس کے لیے سیکولر طاقتوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، چونکہ مہاراشٹر میں انتخابات ہونے والے ہیں اور بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کی ضرورت ہے، اس لیے مہاراشٹر میں مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کو بھی مضبوط کرنا ہوگا۔ ایڈوکیٹ مجید میمن نے شرد پوار کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے ہی قریبی رہنماؤں کی بغاوت کا سختی سے مقابلہ کیا ہے، اور فرقہ وارانہ طاقتوں کا مقابلہ کرنے کی اپنی صلاحیت کو ثابت کیا ہے۔ ریاست میں فرقہ پرستوں کو شکست دینے اور انتخابات کو جیتنے کے لیے پوار مکمل حمایت کے مستحق ہیں۔ یہی سبب ہے کہ انہوں نے این سی پی میں غیر مشروط طور پر شمولیت اختیار کی ہے۔ واضح رہے کہ وکالت کے پیشے میں ہی نہیں بلکہ مجید میمن نے سیسی میدان میں بھی اپنا لوہا منوایا ہے اور گزشتہ نصف صدی سے عدلیہ کے ساتھ ساتھ سماجی اور سیاسی سطح پر سرگرم ہیں جبکہ تعلیمی میدان میں بھی ان کی گرفت ہے۔

بالی ووڈ کے نواب سیف علی خان نے راہول گاندھی کو ''بہادر سیاستداں'' قرار دے دیا

ممبئی: بالی ووڈ کے مشہور اداکار سیف علی خان، جنہیں انڈسٹری کا ''نواب'' بھی کہا جاتا ہے، نے اپنے کرداروں کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں ایک خاص مقام بنایا ہے۔ ان کا مشہور کردار لنگڑا تیا گی فلم اومکارا میں آج بھی لوگوں کے ذہنوں پر نقش ہے۔ سیف علی خان نہ صرف اپنے فلمی کرداروں کے لئے مشہور ہیں بلکہ وہ کانگریس لیڈر راہول گاندھی کے بھی مداح ہیں۔ انڈیا ٹوڈے کنکلیو میں سیف علی خان نے راہول گاندھی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک بہادر اور ایماندار سیاستدان ہیں جو تنقید کا مؤثر طریقہ سے سامنا کرنا جانتے ہیں۔ سیف نے کہا، راہول نے جو کیا وہ حیرت انگیز تھا۔'' جب سیف علی خان سے پوچھا گیا کہ نریندر مودی، راہول گاندھی یا اروند کیجریوال میں سے وہ کس کو ہندوستان کا مستقبل سمجھتے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ تینوں ہی بہادر سیاستدان ہیں، لیکن راہول گاندھی نے اپنی محنت سے جو تبدیلیاں کی ہیں، وہ بے حد متاثر کن ہیں۔

ایم پاکس: پہلے تشخیصی ٹیسٹ کی منظوری

جنیوا: 6/ اکتوبر (ایجنسیز) عالمی ادارہ صحت یا ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) نے ہنگامی حالات کے لیے ایم پاکس کے پہلے تشخیصی ٹیسٹ کی منظوری دے دی ہے۔ اس ریئل ٹائم پی سی آر ٹیسٹ ٭ کی بدولت وبا کا سامنا کرنے والے ممالک میں مرض کو تشخیص کرنے کی صلاحیت بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ 'ایلینیٹی ایم، ایم پی ایس وی ایسے' نامی ٹیسٹ کسی بھی موقع پر مریض میں ایم پاکس کی نشاندہی کرنے والا پہلا ٹیسٹ ہے جس کے ذریعے جسم پر بنے چھالوں سے مواد لے کر اس میں ایم پاکس وائرس کا پتا چلایا جاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ بیماری کا سامنا کر رہے ممالک میں جانچ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے گا۔ فی الحال، مریض جانچ نتائج کا دنوں انتظار کرتے ہیں۔ تاہم، یہ ٹیسٹ مشتبہ کیسز کی زیادہ مؤثر طریقے سے تصدیق کرنے میں مدد کرے گا۔ اقوام متحدہ کی صحت کی ایجنسی نے واضح کیا کہ کانگو میں، جو موجودہ وبا کا مرکز ہے، اس سال صرف 37 فیصد مشتبہ کیسز کا تجربہ کیا گیا ہے۔ اس ٹیسٹ کی منظوری ایم پاکس وباء کا سامنا کر رہے ممالک میں فوری اور درست تشخیصی صلاحیت کو بڑھا دے گی۔ ایم پاکس، جو انسان سے انسان کے رابطے اور متاثرہ جانوروں سے رابطے سے پھیلتا ہے، اس سال 16 افریقی ممالک میں پایا گیا ہے۔ افریقی یونین کے بیماریوں کے کنٹرول اور روک تھام کے مراکز کے مطابق، پورے براعظم میں 800 سے زائد افراد اس بیماری سے ہلاک ہو چکے ہیں، جو بخار، درد اور جلد کے زخموں یا چھالوں کا سبب بنتے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او کا کہنا ہے کہ 'پسٹولز' یا 'ویسکولر' ریش کے نمونوں سے ڈی این اے کا پتہ لگا کر، ایم پاکس کے مشتبہ کیسز کی موثر اور مؤثر طریقے سے تصدیق کی جاسکتی ہے۔ افریقہ میں ٹیسٹنگ کی محدود صلاحیت اور ایم پاکس کیسز کی تصدیق میں تاخیر وائرس کے مسلسل پھیلاؤ میں معاون ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق، ایمرجنسی یوز لسٹنگ (ای یو ایل) کے طریقہ کار کے تحت درج یہ پہلا ایم پاکس تشخیصی ٹیسٹ متاثرہ ممالک میں ٹیسٹنگ کی دستیابی کو بڑھانے میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ علاوہ ازیں ایجنسی ہنگامی استعمال کے لیے تین نئے ایم پاکس تشخیصی ٹیسٹوں کا جائزہ لے رہی ہے اور ساتھ ہی دوا ساز کمپنیوں کے ساتھ ایم پاکس تشخیصی ٹولز کی دستیابی بڑھانے کے لیے بھی بات چیت کر رہی ہے۔ اگست میں، ڈبلیو ایچ او کی جانب سے دو سالوں میں دوسری بار ایم پاکس کو عالمی صحت عامہ کی ایمرجنسی قرار دینے کے بعد، اس نے دوا سازوں سے کہا کہ وہ ہنگامی جائزہ کے لیے اپنی مصنوعات جمع کرائیں۔ اس نے نوٹ کیا کہ افریقہ میں اس سال 14 ہزار سے زیادہ کیسز اور 524 اموات پہلے ہی پچھلے سال کے اعداد و شمار سے تجاوز کر چکی ہیں۔ تازہ ترین ایم پاکس وباء کانگو میں شروع ہوئی اور بعد میں پڑوسی ممالک بشمول برونڈی، یوگنڈا اور روانڈا میں پھیل گئی۔ اب تک، وائرس کی دو قسمیں پھیل رہی ہیں: کلیڈ 1 قسم، جو مغربی اور وسطی افریقہ کے کچھ حصوں میں مقامی ہے، اور کلیڈ 1 بی، جو ایک نئی زیادہ متعدی قسم ہے جس نے بین الاقوامی تشویش کو جنم دیا ہے۔ ہندوستان، تھائی لینڈ اور سویڈن میں تمام کیسز ایم پاکس کلیڈ 1 بی کے رپورٹ ہوئے ہیں۔

ایم پاکس کیا ہے؟ ایم پاکس ایک وائرل انفیکشن ہے جو بنیادی طور پر انسانوں اور جانوروں کو متاثر کرتا ہے۔ یہ وائرس کے گروپ سے تعلق رکھتا ہے جس کی آرتھو پاکس وائرس جینس ٭ کے طور پر درجہ بندی کی گئی ہے۔ یہ عام طور پر پاکس جیسی بیماری کا سبب بنتا ہے، جس میں جلد پر ابھرے ہوئے دھبے یا چھالے شامل ہوتے ہیں۔ چھالے اکثر سیال یا پیپ سے بھرے ہوتے ہیں اور آخر کار سوکھ کر پرت بن سکتے ہیں اور ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ ایم پاکس، دنیا سے مٹائے جا چکے چیچک سے ملتا جلتا ہے، اور دوسرے پاکس وائرس جیسے کاؤ پاکس اور ویکسینیا۔ ڈنمارک میں، 1958 میں بندروں میں پہلی بار پہچانے جانے پر اسے 'منکی پاکس' کا نام دیا گیا تھا۔ 1970 میں، پہلا انسانی کیس کانگو میں نو ماہ کا لڑکا تھا۔ 2022 میں، ڈبلیو ایچ او نے بندروں کے ساتھ اس کے تعلق کو کم کرنے کے لیے اس کا نام ایم پاکس کرنے کی سفارش کی کیونکہ یہ بیماری چوہوں اور انسانوں کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ ایم پاکس وائرس کسی متاثرہ جانور یا شخص کے ساتھ قریبی رابطے کے ذریعے انسانوں میں منتقل ہوتا ہے۔ جانوروں سے انسان میں منتقلی عام طور پر کسی متاثرہ جانور کے کاٹنے، خراشوں، یا خون، جسمانی رطوبتوں یا زخموں سے براہ راست رابطے کے ذریعے ہوتی ہے۔ انسان سے انسان میں منتقلی جلد کے زخموں، جسمانی رطوبتوں، یا متاثرہ شخص کی سانس کی بوندوں سے براہ راست رابطے کے ذریعے ہو سکتی ہے۔ دوم، متاثرہ شخص کے ساتھ طویل عرصے تک رابطے کے ذریعے۔ تیسرا، آلودہ اشیاء کو چھونے سے، جیسے بستر یا کپڑے جو متعدی مواد کے ساتھ رابطے میں رہے ہوں، حالانکہ یہ ترسیل کا ایک نادر طریقہ ہے۔ یہ وائرس جلد، سانس کی نالی، یا آنکھوں، ناک اور منہ کے ذریعے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ ایم پاکس علامات میں بخار، سر درد، پٹھوں میں درد، اور ایک قسم کے مخصوص دانے شامل ہیں جو چہرے، ہاتھوں، پیروں اور جسم کے دیگر حصوں پر ظاہر ہو سکتے ہیں۔ ریش یا ددورا بالآخر ٹھیک ہونے سے پہلے آبلوں اور خارشوں کی شکل اختیار کرتا ہے۔ ایک پسٹول ایک بڑے سفید یا پیلے رنگ کے پمپل یا مہاسہ کی طرح لگتا ہے۔ یہ جلد پر ایک چھوٹا، ابھرا ہوا آبلا ہے جو پیپ سے بھرا ہوا ہے۔ لمف نوڈس، سیم کی شکل کے غدود جو کہ مدافعتی نظام کا حصہ ہیں، وائرس سے لڑنے کی کوشش کرتے وقت بھی پھول سکتے ہیں۔ یہ بازوؤں کے نیچے بغل میں اور گردن کے اطراف اور پچھلے کے حصے میں واقع ہیں۔ غیر معمولی معاملات میں ایم پاکس انفیکشن مہلک ہو سکتا ہے۔ مجموعی طور پر انفیکشن دو سے چار ہفتوں تک رہ سکتا ہے۔ وائرس سے متاثر ہونے کے بعد علامات ظاہر ہونے میں تین سے 21 دن لگ سکتے ہیں۔ تاہم، ایک شخص علامات ظاہر ہونے سے ایک سے چار دن پہلے اس بیماری کو دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔ ایم پاکس کی شناخت ریش سے نکلے ہوئے سیال کے نمونے کی جانچ کر کے کی جاسکتی ہے۔ اگرچہ معتدل معاملات یہ خود ہی ٹھیک ہو سکتے ہیں، خاص طور پر ایم پاکس کے لیے کوئی منظور شدہ علاج یا ویکسین موجود نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ایم پاکس متاثرہ کے سامنے یا رابطہ میں آجائے تو ویکسین لگوائے اور خود کو الگ تھلگ کر لے۔

غزہ کو جینے کا حق

سید واصف اقبال گیلانی، بہار شریف (7461934422)

7 اکتوبر 2023 کو غزہ میں فلسطینیوں پر ظلم وستم کے سلسلے میں ایک نیا باب شروع ہوا۔ حالیہ حملے نہ صرف بے گناہ زندگیوں کو نشانہ بنا رہے ہیں بلکہ علاقے میں پھیلتی ہوئی انسانیت سوز صورتحال کو مزید بگاڑ رہے ہیں۔ غزہ کے تنازع کا تاریخی پس منظر پیچیدہ اور دردناک ہے، جو کئی دہائیوں پر محیط ہے۔ اس تنازع کی جڑیں 1948 میں موجود ہیں، جب اسرائیل کی ریاست کے قیام کے ساتھ ہی غزہ کی پٹی کی تشکیل ہوئی۔ یہ واقعہ فلسطینیوں کے لیے ایک بڑی تباہی کا باعث بنا، جسے وہ "نکبہ" یعنی "مصیبت" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ 1948 میں جب اسرائیل کی ریاست قائم ہوئی تو تقریباً 000,750 فلسطینی اپنے گھروں سے بے گھر ہو گئے۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد غزہ کی پٹی میں پناہ گزین بنی۔ غزہ کی پٹی، جو کہ ایک چھوٹی سی سرزمین ہے، اس وقت فلسطینی مہاجرین کا مرکز بن گئی۔ اس وقت سے لے کر آج تک غزہ کی پٹی میں رہنے والے فلسطینیوں کی زندگی مختلف چیلنجز اور مشکلات کا سامنا کرتی رہی ہے۔ نکبہ نے فلسطینی مہاجرین پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ بے گھر ہونے کے بعد، فلسطینیوں نے نہ صرف اپنی زمینیں کھوئیں بلکہ اپنی ثقافت اور شناخت بھی کھو دی۔ یہ لوگ مختلف ممالک میں پناہ گزین بن گئے، جبکہ بہت سے لوگ غزہ میں ہی رہ گئے۔ ان مہاجرین نے اپنی زندگیوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ ہمیشہ اس حقیقت سے متاثر رہے کہ ان کے آباؤ اجداد نے اپنی زمینیں کھو دی ہیں۔ 1967 میں عرب-اسرائیل جنگ کے بعد، اسرائیل نے غزہ اور مغربی کنارے پر قبضہ کرلیا۔ یہ قبضہ فلسطینیوں کے لیے ایک نئے دور کا آغاز تھا، جس میں انہوں نے مزاحمت کا آغاز کیا۔ 2005 میں اسرائیل نے غزہ سے اپنی فوجیں نکال لیں، لیکن اس کے بعد بھی وہاں کی صورت حال بہتر نہیں ہوئی۔ 2006 میں حماس نے انتخابات جیتے اور 2007 میں غزہ پر کنٹرول حاصل کرلیا۔ اس کے بعد اسرائیل نے غزہ پر ناکہ بندی شروع کردی، جس نے وہاں انسانی بحران کو مزید بڑھا دیا۔ کئی سالوں تک جاری رہنے والی جنگوں اور حملوں نے ہزاروں فلسطینیوں کی جانیں لیں اور بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے ان حملوں کو جنگی جرائم قرار دیا ہے۔ یہ تنازع آج بھی جاری ہے، اور عالمی برادری بھی اس مسئلے کو حل کرنے میں ناکام نظر آتی ہے، جس کی وجہ سے یہ تنازع ایک طویل مدتی بحران بن چکا ہے۔ غزہ کا تنازع نہ صرف تاریخ بلکہ انسانی حقوق، سیاسی مفادات اور عالمی تعلقات کے پیچیدہ تانے بانے کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا حل تلاش کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ لوگ امن اور سکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ حالیہ بڑھتے ہوئے تنازعات اور ان کے اثرات نے دنیا بھر میں توجہ حاصل کی ہے، خاص طور پر 7 اکتوبر 2023 کے حملے کے بعد جو اسرائیل نے حماس سے جنگ کے نام پر جو تشدد کا پہاڑ آم انسانوں پر توڑا۔ یہ واقعہ نہ صرف ایک فوجی تصادم تھا بلکہ اس نے انسانی زندگیوں، سماجی نفسیات، اور عالمی سیاست پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔ 7 اکتوبر کو آج ہی کے دن ایک سال پہلے، اسرائیل نے غزہ پر بھرپور فوجی کارروائی کا آغاز کیا، جس کا مقصد اپنی سیکیورٹی کو بحال کرنا نہیں تھا بلکہ اسرائیلی حکومت نے اس بات کا عزم کیا کہ وہ حماس کی فوجی صلاحیتوں کو ختم کرنے کے نام پر بزرگوں عورتوں اور بچوں کے ختم کریگا۔ اس دوران، اسرائیل نے فضائی حملوں، زمینی کارروائیوں، اور ناکہ بندی کے ذریعے غزہ کی پٹی پر دباؤ بڑھایا۔ اس حکمت عملی کا مقصد دنیا کو یہ پیغام دینا تھا کہ ایسے حملے ناقابل برداشت ہیں اور ان کے نتائج سنگین ہوں گے۔ اس حملے اور اس کے بعد ہونے والی جنگ نے شہریوں میں شدید صدمہ پیدا کیا ہے۔ بہت سے لوگ خوف و ہراس میں مبتلا ہیں اور ان کی روزمرہ زندگی متاثر ہوئی ہے۔ بچوں میں خاص طور پر ذہنی دباؤ بڑھ گیا ہے، جس کی وجہ سے وہ خوفزدہ ہیں کہ کہیں ان کے گھر بھی نشانہ نہ بن جائیں۔ یہ صورت حال نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ اجتماعی طور پر بھی معاشرے میں ایک خوفناک تبدیلی لا رہی ہے۔ اس بحران نے نہ صرف انسانی جانوں کا ضیاع کیا بلکہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا بھی باعث بنا۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں اس بات پر زور دے رہی ہیں کہ جنگی جرائم کی تحقیقات کی جائیں تاکہ ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرایا جا سکے۔ یہ تمام واقعات ایک بڑے انسانی بحران کی نشاندہی کرتے ہیں جو کہ نہ صرف غزہ بلکہ پورے خطے میں امن وسکون کو متاثر کر رہے ہیں۔ اس مسئلے کا حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات سے بچا جا سکے اور دونوں قومیں امن کے ساتھ رہ سکیں۔ غزہ میں انسانی بحران ایک سنگین صورت حال کی عکاسی کرتا ہے، جہاں جنگ اور تنازع نے انسانی زندگیوں کو متاثر کیا ہے۔ یہ بحران نہ صرف شہری ہلاکتوں کی شکل میں نظر آتا ہے بلکہ بنیادی ضروریات کی کمی اور بے گھر ہونے کے مسائل بھی اس میں شامل ہیں۔ حالیہ جنگ کے دوران، غزہ میں شہری ہلاکتوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ بہت سے خاندان ایسے ہیں جو اپنے پیاروں کو کھو چکے ہیں، اور ان کی زندگیوں میں ایک گہرا صدمہ موجود ہے۔ میدان سے آنے والی کہانیاں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ کس طرح لوگ اپنی جان بچانے کے لیے بھاگ رہے ہیں، جبکہ ان کے اردگرد تباہی کا منظر موجود ہے۔ جنگ کی شدت نے غزہ کی آبادی کو بے گھر ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے شمالی غزہ کے رہائشیوں کو جنوبی غزہ کی طرف منتقل ہونے کا حکم دیا، لیکن بہت سے لوگ یا تو منتقل ہونے سے قاصر تھے یا پھر اس عمل سے خوفزدہ تھے۔ بے گھر ہونے والے خاندانوں کو کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، جیسے کہ محفوظ مقامات تک پہنچنا، خوراک اور پانی کی عدم دستیابی، اور بنیادی طبی سہولیات کی کمی۔ بے گھر ہونے کے بعد، لوگوں کو نہ صرف اپنی زندگیوں کا سامنا کرنا پڑا بلکہ انہیں اپنے بچوں کی حفاظت کا بھی خیال رکھنا پڑا۔ غزہ میں بنیادی ضروریات تک رسائی ایک سنگین مسئلہ بن چکی ہے۔ جنگ کے نتیجے میں پانی، خوراک، اور طبی سہولیات کی فراہمی متاثر ہوئی ہے۔ بہت سے خاندان ایسے ہیں جنہیں پانی اور خوراک حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ طبی سہولیات بھی شدید دباؤ کا شکار ہیں؛ ہسپتالوں میں زخمیوں کا علاج کرنے کے لیے وسائل کم پڑ گئے ہیں۔ ڈاکٹروں اور طبی عملے کو روزانہ کی بنیاد پر نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب کہ وہ زخمیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غزہ میں جاری تنازع کے بین الاقوامی ردعمل اور ذمہ داریوں کا جائزہ لینا اہم ہے، کیونکہ یہ مسئلہ عالمی سطح پر انسانی حقوق، سیاسی مفادات، اور بین الاقوامی قانون کے تناظر میں بہت زیادہ توجہ طلب ہے۔ غزہ کے عوام کو فوری مدد کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس بحران سے نکل سکیں اور اپنی زندگیوں کو دوبارہ تعمیر کر سکیں۔ مختلف ممالک کا غزہ کے تنازع پر موقف مختلف ہے۔ امریکہ نے ہمیشہ اسرائیل کی حمایت کی ہے، جبکہ یورپی ممالک اور عرب ریاستیں فلسطینیوں کے حقوق کی حمایت کرتی ہیں۔ امریکہ نے اسرائیل کے حق میں بیان دیا کہ وہ اپنی خودمختاری کا دفاع کرنے کا حق رکھتا ہے، جبکہ دوسری طرف کئی عرب ممالک نے اسرائیل کے حملوں کی مذمت کی ہے۔ اقوام متحدہ نے اس تنازع میں صرف انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے، لیکن عملی طور پر کوئی مؤثر اقدام کرنے میں ناکام رہی ہے۔ جنگی جرائم کی تحقیقات کے لیے بین الاقوامی عدالت انصاف اور انسانی حقوق کی تنظیمیں متحرک ہیں۔ ان تنظیموں نے غزہ میں ہونے والی ہلاکتوں اور بنیادی ڈھانچے کی تباہی کو جنگی جرائم قرار دینے کی کوششیں کی ہیں۔ شواہد جمع کیے جا رہے ہیں، جن میں فوجی کارروائیوں کے دوران ہونے والی ہلاکتیں اور شہریوں کے خلاف ہونے والے مظالم شامل ہیں۔ اس سلسلے میں، انسانی حقوق کی تنظیمیں ان افراد کو جوابدہ ٹھہرانے کے لیے کام کر رہی ہیں جو ان جرائم میں ملوث ہیں۔ سوشل میڈیا نے اس تنازع میں عوامی رائے کو تشکیل دینے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختلف پلیٹ فارمز پر لوگوں نے اپنی آواز بلند کی ہے، جس سے عالمی برادری کو اس بحران کے بارے میں آگاہی ملی ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیوز اور تصاویر نے لوگوں کو متاثر کیا ہے اور انہیں اس بات کا احساس دلایا ہے کہ غزہ میں کیا ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ، سوشل میڈیا نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بے نقاب کرنے میں بھی مدد فراہم کی ہے، جس سے عالمی سطح پر دباؤ بڑھا ہے کہ ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرایا جائے۔ یہ تمام عوامل ایک پیچیدہ صورت حال پیدا کرتے ہیں جہاں بین الاقوامی برادری کو فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انسانی جانوں کا ضیاع روکا جا سکے اور امن قائم کیا جا سکے۔ غزہ کا بحران ایک ایسا مسئلہ ہے جو نہ صرف فلسطینیوں بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک چیلنج بن چکا ہے، اور اس کا حل تلاش کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسرائیلی فوج نے حالیہ تنازع کے دوران مصنوعی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے اپنے حملوں کی شدت اور رفتار کو بڑھایا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، اسرائیلی فوج نے ہزاروں افراد کو ہدف بنانے کے لیے AI ٹیکنالوجی کا استعمال کیا، جس میں سوشل میڈیا پروفائلز، نگرانی، اور دیگر ڈیٹا شامل ہیں۔ یہ نظام ہدف کی شناخت کرتا ہے اور اگر کسی شخص کا "کل اسکیل" ہونے کا نمبر ایک خاص حد سے تجاوز کر جائے تو اسے نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس طرح کی ٹیکنالوجی نے جنگ کی رفتار کو انسانی صلاحیتوں سے کہیں زیادہ تیز کر دیا ہے، جس سے شہریوں کی جانوں کو خطرہ لاحق ہوا ہے۔ غزہ میں ہونے والے حملوں کے دوران شہریوں کو نشانہ بنانے کے ظالمانہ معمولات بھی سامنے آئے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے غیر جنگجوؤں پر حملے کیے ہیں، جس کی وجہ سے ہزاروں بے گناہ شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ ان حملوں میں بنیادی ڈھانچے کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے، جیسے کہ ہسپتال، سکول، اور رہائشی عمارتیں۔ بین الاقوامی قوانین کے تحت شہری آبادی کو نشانہ بنانا ممنوع ہے، اور اس قسم کی کارروائیاں جنگی جرائم کے زمرے میں آتی ہیں۔ سوشل میڈیا نے اس تنازع کے دوران فوجی طرز عمل کی دستاویزات جمع کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختلف پلیٹ فارمز پر اسرائیلی فوجیوں کی جانب سے پوسٹ کردہ تصاویر اور ویڈیوز نے ان کی کارروائیوں کی نوعیت کو بے نقاب کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر موجود مواد نے نہ صرف عالمی برادری کی توجہ حاصل کی بلکہ اس نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بھی اجاگر کیا۔ یہ تمام عوامل ایک بڑے انسانی بحران کی نشاندہی کرتے ہیں جو نہ صرف غزہ بلکہ پورے خطے میں امن وسکون کو متاثر کر رہے ہیں۔ عالمی برادری کو فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انسانی جانوں کا ضیاع روکا جا سکے اور ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرایا جا سکے۔ غزہ کا بحران ایک ایسا مسئلہ ہے جو نہ صرف فلسطینیوں بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک چیلنج بن چکا ہے۔ غزہ میں جاری تنازع کے دوران، انسانی کہانیاں اور تجربات اس بحران کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں۔ صحافیوں، متاثرین، اور عورتوں کی شمولیت نے اس جنگ کے اثرات کو مزید گہرا کیا ہے۔ جنگ زدہ علاقوں میں رپورٹنگ کرنا ایک انتہائی خطرناک اور مشکل کام ہے۔ صحافیوں کو نہ صرف اپنی جان کا خطرہ ہوتا ہے بلکہ انہیں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی دستاویزات جمع کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک صحافی نے بتایا کہ "جب میں بمباری کے بعد جائے وقوع پر پہنچا، تو مجھے لگا جیسے میں ایک اجتماعی قبر پر کھڑا ہوں۔" ایسے حالات میں، صحافیوں کو اپنی زندگیوں کے ساتھ ساتھ اپنے خاندانوں کی حفاظت کا بھی خیال رکھنا پڑا ہے۔ غزہ کے شہریوں کی گواہی ان کے درد اور مشکلات کی عکاسی کرتی ہے۔ بے گھر ہونے والے خاندانوں نے اپنی کہانیاں سناتے ہوئے بتایا کہ کس طرح وہ اپنے پیاروں کو کھو چکے ہیں اور کس طرح جنگ نے ان کی زندگیوں کو تباہ کر دیا ہے۔ ایک متاثرہ شخص نے کہا، "ہم ہر صبح یہ سوچ کر اٹھتے ہیں کہ آج ہمارا آخری دن ہو سکتا ہے۔" یہ گواہیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ جنگ کا اثر صرف فوجی سطح پر نہیں بلکہ عام لوگوں کی زندگیوں پر بھی گہرا ہوتا ہے۔ جنگ کے دوران، عورتیں انسانی امداد میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے خاندانوں کی حفاظت کر رہی ہیں بلکہ متاثرین کی مدد بھی کر رہی ہیں۔ بہت سی عورتیں طبی امداد فراہم کرنے، خوراک تقسیم کرنے، اور پناہ گزینوں کی مدد کرنے میں مصروف ہیں۔ ایک خاتون نے کہا، "ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے لوگوں کا خیال رکھیں، چاہے حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔" غزہ میں جاری تنازع کے دوران قانونی فریم ورک اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا جائزہ لینا نہایت اہم ہے۔ یہ مسئلہ بین الاقوامی انسانی قانون، جنگی جرائم کی تحقیقات، اور عالمی اداروں کی مداخلت کے تناظر میں انتہائی پیچیدہ ہے۔ بین الاقوامی انسانی قانون (IHL) جنگ کے دوران شہریوں اور غیر جنگجوؤں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ قوانین جنیوا کنونشنز اور ان کے اضافی پروٹوکولز پر مبنی ہیں، جو یہ واضح کرتے ہیں کہ جنگی کارروائیوں میں شہری آبادی کو نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ غزہ میں ہونے والے حالیہ حملے اس قانون کی صریح خلاف ورزی کرتے ہیں، جہاں شہریوں کو ہدف بنایا گیا ہے اور بنیادی ڈھانچے کو تباہ کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی ادارے جیسے کہ اقوام متحدہ اور بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ ان جرائم کی تحقیقات کریں اور ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرائیں۔ ICC نے اسرائیلی فوج کے خلاف تحقیقات کا آغاز کیا ہے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ آیا جنگی جرائم کا ارتکاب ہوا ہے یا نہیں۔ اس طرح کی مداخلت عالمی سطح پر انصاف کے قیام کے لیے اہم ہے۔ امن کے قیام کے لیے کئی چیلنجز موجود ہیں، جن میں سیاسی عدم استحکام، عسکریت پسندی، اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں شامل ہیں۔ بین الاقوامی برادری کا کردار اس تنازع میں اہمیت رکھتا ہے۔ اگرچہ کئی ممالک نے امن مذاکرات میں حصہ لیا ہے، لیکن ان کی کوششیں اکثر ناکام رہی ہیں۔ عالمی طاقتیں اگر حقیقی طور پر امن قائم کرنے میں دلچسپی رکھتیں تو انہیں دونوں فریقین کے درمیان ایک متوازن مذاکراتی پلیٹ فارم فراہم کرنا تھا۔ دیرپا امن کے لیے ضروری ہے کہ دونوں طرف سے ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کیا جائے اور ایک جامع حل تلاش کیا جائے۔ اس میں فلسطینی ریاست کا قیام اور انسانی حقوق کی پاسداری شامل ہونی چاہیے۔ اگر یہ عناصر شامل ہوں تو خطے میں دیرپا امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس بحران کے دوران انسانی امداد کی فوری ضرورت ہے۔ بین الاقوامی تنظیمیں اور انسانی حقوق کی تنظیمیں اس بات پر زور دے رہی ہیں کہ فوری طور پر امدادی کارروائیاں شروع کی جائیں تاکہ بے گھر افراد، بچوں، اور دیگر متاثرین کو بنیادی ضروریات فراہم کی جا سکیں۔ اس کے ساتھ ہی، سیاسی حل تلاش کرنے کی ضرورت بھی ہے تاکہ اس تنازع کا مستقل خاتمہ ممکن ہو سکے۔ عالمی برادری کو چاہیے کہ وہ اس مسئلے پر توجہ دے اور دونوں فریقین کے درمیان مذاکرات کا ایک مؤثر پلیٹ فارم فراہم کرے۔ فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضہ اور ان پر کئے گئے حملے ان کو مزید مشکلات میں دھکیل رہے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023 کے بعد سے جاری تشدد کی نئی لہر نے اس خطے میں جاری ناانصافیوں اور بدترین حالات کو مزید ابتر بنا دیا ہے۔ حملوں کے نتیجے میں ہونے والے جانی و مالی نقصان کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ ہر دن کے ساتھ سینکڑوں لوگ مارے جا رہے ہیں، جن میں بچے، عورتیں اور بوڑھے بھی شامل ہیں۔ ہسپتالوں میں سہولیات کی کمی اور دواؤں کی عدم دستیابی نے انسانیت کی روح کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ غزہ میں ہونے والے حملے بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔ بین الاقوامی تنظیمیں بار بار یہ کہتی آ رہی ہیں کہ غزہ میں جاری ظلم وستم کو روکا جائے، مگر عالمی برادری کی خاموشی اور غیر متحرک ردعمل نے فلسطینی عوام کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے۔ غزہ میں جاری ظلم کے دوران امداد پہنچانے میں بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ عالمی تنظیمیں اور امدادی ادارے غزہ تک رسائی میں ناکام ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے وہاں کے باسی بنیادی ضروریاتِ زندگی سے بھی محروم ہیں۔ پانی، خوراک اور بجلی کی فراہمی میں شدید مشکلات درپیش ہیں جس سے عوامی زندگی مشکلات کا شکار ہے۔ حالیہ حملوں کے نتیجے میں سب سے زیادہ متاثر بچوں پر ہوئے ہیں۔ بچے اپنے بچپن کے خوشگوار لمحے سے محروم ہوکر ہر روز جنگ کی خوفناک حقیقت کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، اور وہ ایک ایسے ماحول میں بڑے ہو رہے ہیں جہاں امن کا تصور ہی معدوم ہے۔ اس وقت امن کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ فلسطینی عوام کو ان کے حقِ خودارادیت اور عزت کے ساتھ جینے کے حق سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے۔ عالمی برادری کو فوری طور پر اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے متحد ہو کر عملی اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ فلسطینیوں کے حالات کو بہتر بنایا جا سکے۔ غزہ میں ہونے والے ظلم و ستم کو روکنا عالمی برادری کی ذمہ داری ہے۔ اگر فوری طور پر مناسب اقدامات نہ کئے گئے تو یہ مسئلہ مزید بگڑ سکتا ہے۔ ہمیں دنیا بھر میں انصاف کے قیام کے لیے آواز بلند کرنی چاہیے اور فلسطینی عوام کے حق میں بھرپور احتجاج کرنا چاہیے تاکہ آنے والی نسلوں کو ایک محفوظ اور خوشحال زندگی مل سکے۔

راہ نما ≡ مبارک کاپڑی

عالمی سطح پر مسلمانوں کی پسماندگی کی بڑی وجہ جدید ٹیکنالوجی اور معاشیات کے محاذ پر غفلت ہے

ملکی اور عالمی سطح پر رونما ہونے والے سارے واقعات سے ہمارے نوجوان خصوصاً طلبہ بڑی شدت سے متاثر ہوتے رہتے ہیں اب اُس لئے بھی یہ ممکن ہو چکا ہے کہ پل پل کی خبر دینے والا میڈیا اُن کے ہاتھ میں موجود ہے۔ ہمارے معاشرے میں البتہ ہمارے نوجوانوں کو اِن سارے معاملات میں صرف جذباتی وجوشیلا بنایا جاتا ہے۔ نوجوانوں کے اس کالم میں ہم اس ضمن میں منطقی رہنمائی کرنا پسند کریں گے۔ نوجوانو! سائنس، جدید ٹکنالوجی اور معاشیات اِن اہم محاذوں پر ہماری مسلسل غفلت وکوتاہی کی ہم ہر ملک بلکہ عالمی سطح پر بڑی بھاری قیمت ادا کر رہے ہیں۔ غزہ پر ہماری مکمل پسپائی کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی ہے۔ آیئے اس کا جائزہ لیں: (۱) مسلم ممالک کو قدرت نے جو تیل وقدرتی گیس کی شکل میں بیش قیمت خزانوں سے نوازا ہے اُن کو سمندر کی تہہ سے نکالنا اور انھیں محفوظ کرنے کی ٹکنالوجی سے اکثر مسلم ممالک نابلد ہیں اس لیے انھیں یورپی اور مغربی ممالک پر منحصر رہنا پڑتا ہے۔ (۲) ان ممالک نے دفاع کی ٹکنالوجی میں کوئی پیش رفت نہیں کی اس لیے اُن فیلڈ میں امریکہ، برطانیہ فرانس وغیرہ کو اپنا امام بنانا پڑا۔ وہ عالمی طاقتیں اُن کے دفاع کے لیے سارے ہتھیار و میزائیل مہیا کرانے کو تیار تو ہوتے ہیں (آج اسرائیل کے خلاف ایران جو میزائیل استعمال کر رہا ہے وہ بھی سُوپر پاور نے دیئے ہیں) مگر اس کے عوض میں وہ ان ممالک سے تیل اور پٹرولیم وغیرہ اپنی شرطوں پر حاصل کرتے ہیں۔ (۳) عصری علوم سے بیزاری ونفرت کا نتیجہ یہ ہے کہ میزائیل تخلیق کرنا دُور کی بات، کرنا پڑتا ہے چھوٹی موٹی مشنری کے لیے بھی اُن عالمی طاقتوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے جو اِن مسلم ممالک کی قدرتی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ (۴) دراصل قدرت نے اِن مسلم ممالک کو یہ کب کہا تھا کہ یہ قدرتی وسائل کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں؟ تیل کے خزانے کے زعم میں ان مسلم ممالک نے اپنی نئی نسل کو تعلیم وٹکنالوجی سے دُور رکھا۔ ہم پیٹرولیم انڈسٹری وانجینئر نگ کے طلبہ کو بتانا چاہیں گے کہ آج رفتہ رفتہ خلیجی ممالک کی تیل کی عالمی اجارہ داری ختم ہو رہی ہے۔ تیل کے ایکسپورٹ میں اُن کا عالمی سطح پر حصہ ۲۰ رفیصد تھا وہ گھٹ کر اب ۱۲ رفیصد ہوگئی ہے۔ اب ٹیکساس، میکسیکو، برازیل، وین زولا وغیرہ میں تیل کی ریفائنری کے کام جدید طریقے سے ہو رہے ہیں۔ (۵) ان مسلم اکثریتی ممالک کی اپنی کوئی لُغت بنی چاہیئے تھے۔ جس میں درج ہونا چاہیئے تھا، تیل کے 'ت' سے 'تعلیم'، 'تنظیم'، 'تعمیر'، تہذیب اور تاریخ نویسی۔ بصیرت و ویژن سے عاری اِن ممالک میں اعلیٰ تعلیم کا اپنا کوئی نظم نہیں۔ اس لیے اِن ممالک کے نوجوان مغربی ممالک کی طرف چل پڑتے ہیں۔ اِن میں سے اکثریت کبھی واپس نہیں آتے یہ سوچ کر کہ اُن کے ملکوں میں واپس جا کر فائدہ کیا ہے۔ جہاں تحقیق وتخلیق کے سارے راستے مسدود ہیں۔ آگے چل کر اُن کی نئی نسلوں کو بھی اعلیٰ تعلیم کے حصول میں رکاوٹیں آنے والی ہیں اس لیے مسلم ممالک کے وہ نوجوان مغرب اور مغربی تہذیب کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ (۶) تیل سے تعلیم پیدا کرنے میں ناکام ان مسلم ممالک میں بعد از خرابیٔ بسیار لگ بھگ ۱۸۰۰ ر یونیورسٹیاں قائم ہوئی تو ہیں البتہ کسی بھی یونیورسٹی کو اعلیٰ معیاری اُس وقت کہا جاتا ہے جب ان کے پروفیسر اور محققین کے مقالے عالمی معیار کے تحقیقی مجلّوں میں شائع ہوتے ہیں۔ تیل اور قدرتی خزانے سے لبریز اِن مسلم ممالک کے بمشکل دس فیصد اسکالروں کے مقالے عالمی سطح کے رسالوں اور مجلّوں میں شائع ہوتے ہیں۔ (۷) یہ مسلم اکثریتی ممالک اعلیٰ تعلیم میں اس درجے پسماندہ کیوں ہیں؟ جن مغربی ممالک کو کوسے بغیر ہمارے اکابرین کی تقریر وتحریر پوری نہیں ہوتی وہ ممالک اپنی جی ڈی پی (مجموعی ملکی پیداوار) کا ۵ رفیصد تک حصّہ تعلیم کی مدد میں کرتے ہیں جب کہ سارے مسلم ممالک میں صرف ملیشیا واحد ملک ہے جو اپنی جی ڈی پی کا ایک فیصد حصّہ تعلیم پر خرچ کرتا ہے۔ جی ہاں جس قوم کی آخری کتاب میں پہلا درس 'اقراء' کا دیا گیا اُس کی ترجیحات میں وہ لفظ شامل نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تعلیم وٹکنالوجی کے علوم کے حصول میں دنیا کے ترقی یافتہ ۲۵ رفیصد ممالک میں اسرائیل تو شامل ہے البتہ کوئی مسلم ملک نہیں۔ دوستو! پتہ نہیں کس بناء پر ہماری قوم کو معیشت سے کچھ بیر ہے۔ ہماری مجلسوں، محفلوں میں یا ہمارے نکڑ و چوپال پر لبنان، شام حتّیٰ کہ صومالیہ پر بھی بات ہوتی ہے البتہ معیشت پر نہیں۔ قوم کے اس مزاج کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ہمارے اخبارات کباب کیسے بنائیں، اس موضوع پر بھی مضامین چھاپتے ہیں البتہ معیشت پر ایک آدھ کالم بھی نہیں۔ حالانکہ ہماری قوم کے کئی مسائل کی بڑی وجہ ہے معیشت سے بیزاری یا لاتعلقی۔ ہماری اس کوتاہی کی قیمت ہم کتنی صدیوں سے ادا کر رہے ہیں، اس کے لیے ہم تاریخ کے صفحات کھنگالتے ہیں۔ بچو! آج سے لگ بھگ ۲۷۵ ربرس قبل انگریز جب اس ملک میں بظاہر تجارت اور دراصل اقتدار کے لیے اس ملک میں آئے تب انھیں سب سے بڑی مزاحمت بنگال کے نواب سراج الدّولہ سے تھی۔ اس جنگ میں سراج الدّولہ کے پاس ۵۰ رہزار پیادے، ۱۸ رہزار گھڑ سوار اور ۵۵ رتوپیں تھی، جب کہ انگریز جرنیل رابرٹ کلائیو کے پاس صرف ۵۰۰ رگورے، اور ۲۵۰۰ رہندوستانی تھے۔ یہ تو کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ پھر نواب کا معاملہ بگڑا کیسے؟ ایک شخص کی وجہ سے جس کا نام تھا میر جعفر۔ اس کی سازش سے سراج الدّولہ کی انتہائی طاقتور فوج ہار گئی اور اس ہار کی بناء پر اگلے ۱۹۰ ربرسوں تک انگریزوں نے برِّ صغیر پر راج کیا۔ تاریخ کے صفحات پر مسلمانوں کے زوال کی کہانی یہیں پر ختم نہیں ہوتی ہے۔ البتہ تحقیق کرنے پر معلوم یہ ہوتا ہے کہ آخر میر جعفر کو غدّاری کرنے کے لیے فوجیوں نے ساتھ کیوں دیا؟ وجہ یہ تھی نواب سراج الدّولہ کا خزانہ خالی ہو چکا تھا اور فوجیوں کو کئی مہینوں تک تنخواہیں نہیں ملی تھیں۔ میر جعفر اور کلائیو نے ان فوجیوں کو مالی امداد اور وظیفے کا وعدہ کیا۔ بچّو! اگر معیشت بگڑ جائے تو سلطنتیں بھی اُکھڑ جاتی ہیں۔ معیشت اور معاشرت کا اٹوٹ رشتہ ہوتا ہے، ایک بگڑتی ہے تو دوسری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ کووڈ کے دوران ہم نے فٹ پاتھ پر ایک لڑکے کو دیکھا تو دھکّا لگا، وہ لڑکا بھی جھینپ گیا کیوں کہ وہ فٹ پاتھ پر افطاری کا سامان بیچ رہا تھا وہ ڈگری انجینئرنگ کا آخری سال کا طالب علم تھا۔ اُسے ہمارے ٹرسٹ سے فیس کے لیے ہر سال امداد تو ملتی تھی البتہ پھر وہ گھر کے حالات کو جھیل نہیں پایا۔ روٹی اور کتاب کے مقابلے میں روٹی جیت رہی ہے۔ کہنے لگا کہ گرچہ پولیس اجازت نہیں دیتی۔ روز دو گھنٹہ یہ دکان لگاتا ہوں، آپ میرے لیے دعا کرنا۔ میں نے اُسے کہا میں دعا کروں گا مگر اس دکان کی برکت کے لیے نہیں، تم دوبارہ کالج سے جُڑ جاؤ اس کے لیے۔ پہلے، دوسرے سال کا نہیں انجینئرنگ کے آخری سال کا طالب علم کہنے لگا "سر ابھی کچھ فائدہ نہیں، گھر میں سخت پریشانی ہے، اب سب کالج کے نام ہی سے چڑتے ہیں۔ سوچتا ہوں چھوٹے موٹے بزنس ہی سے گھر کو سنبھالوں۔ کارپوریٹ بزنس کا خواب لے کر انجینئرنگ کالج میں داخلہ لینے والا طالب علم اب فٹ پاتھ پر کباب بیچنے کو کاروبار سمجھ رہا ہے۔ زندگی کی منصوبہ بندی کے لیے ہمارے نوجوانوں سے پہلے دریافت کرتے تھے کہ وہ کیا کریں گے دوسری قوم کے بیشتر نوجوان جواب دیتے ہیں "پہلے گریجویشن، پھر پوسٹ گریجویشن اور اس کے بعد ریسرچ"۔ تمام تر بیداری کی کوششوں کے باوجود ہماری قوم کا نوجوان کہتا ہے (یا اُس کے والدین کہلواتے ہیں): اوّل: چولہا، دوم: جہیز اور سوم: دعوت ولیمہ۔ اِن 'روایات' سے ہٹ کر سوچنے کا وقت آ ہی چکا ہے۔

ایغور حقوق گروپ نے مشرقی ترکستان میں بڑھتے ہوئے چینی مظالم پر تشویش کا اظہار کیا

سنکیانگ۔ 6 اکتوبر۔ ایم این این۔ ایغور حقوق کے گروپوں نے مشرقی ترکستان میں ایغور برادری کے خلاف چین کی طرف سے بڑھتے ہوئے مظالم پر تشویش کا اظہار کیا ہے، جس نے وسطی اور مشرقی ایشیا میں سفارتی تعلقات کی حرکیات کو تبدیل کر دیا ہے۔ سنٹر فار ایغور اسٹڈیز (CUS) نے اویغور نسلی اقلیت کو درپیش منظم جبر کو اجاگر کیا، جس میں بڑے پیمانے پر نگرانی، ماورائے عدالت حراست، اور ان کی ثقافت اور شناخت کو مٹانے کی کوششیں شامل ہیں۔ جہاں جاپان اور جنوبی کوریا نے سنکیانگ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر چین پر تنقید کی ہے اور اس پر پابندیاں عائد کی ہیں، ان اقدامات نے چین کے ساتھ ان کے سفارتی تعلقات کو بھی کشیدہ کر دیا ہے، جس سے تناؤ اور معاشی نقصان ہوا ہے۔ 2017 کے بعد سے، چینی حکومت نے ایغوروں کے خلاف سخت پالیسیاں اور جابرانہ اقدامات نافذ کیے ہیں، انہیں جبری طور پر دوبارہ تعلیم کے کیمپوں میں حراست میں رکھا ہے جہاں وہ جسمانی اور ذہنی اذیت، جبری مشقت، اور مذہبی رسومات کو دبانے کا شکار ہیں۔ ایغوروں کو عوامی مقامات، اسکولوں اور کام کی جگہوں پر بھی امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جنہیں نسلی باغی قرار دیا جاتا ہے اور انہیں دھونس، محدود تعلیمی مواقع اور کم اجرت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

'نیا مشرق وسطیٰ': اسرائیل کے متنازع نقشوں اور خطے کی نئی ترتیب کا مقصد کیا ہے؟

الارجائی

اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نیتن یاہو نے حال ہی میں اپنی گفتگو میں ایک 'نئے مشرق وسطیٰ' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ طاقت کے توازن میں تبدیلی اور علاقائی منظر نامے کی تشکیل نو اسرائیل کا کوئی نیا خواب نہیں ہے۔ تاہم حماس کے سات اکتوبر 2023 کے حملے کے بعد سے خطے میں جاری کشیدگی اور بدلتی صورت حال میں اسرائیل کے اس تصور کو پہلے سے کہیں زیادہ حقیقت کے قریب سمجھا جا رہا ہے۔

مشرق وسطیٰ کے متنازع اسرائیلی نقشے

متعدد بین الاقوامی فورمز پر اسرائیلی حکام اپنے ملک اسرائیل کے نقشے پکڑے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں اور اس میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان تمام نقشوں میں کسی فلسطینی ریاست یا علاقے کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے دوران اسرائیلی وزیر اعظم نے اسرائیل کے دو نقشے پیش کیے۔ ان میں سے ایک نقشے میں ان تمام ممالک کو سبز رنگ میں دکھایا گیا جو اسرائیل کے ساتھ امن معاہدے کا حصہ ہیں یا اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات کو بحال رکھنے کے خواہاں ہیں۔ سبز رنگ والے ممالک میں مصر، سوڈان، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، بحرین اور اردن شامل ہیں۔ دوسرے نقشے میں نیتن یاہو نے نہ صرف ایران اور خطے میں اس کے اتحادی ممالک شام، عراق، یمن اور لبنان کو سیاہ رنگ میں پیش کیا بلکہ ان علاقوں کو 'مکروہ' کہہ کر مخاطب کیا۔ ترکی کے صدر رجب طیب اردوغان نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں اسرائیل کے عزائم کو نفرت انگیز قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ 'وہ دجلہ اور فرات کے درمیان ہمارے وطن کی سرزمین ہتھیانے کا خواب دیکھتے ہیں اور کیونکہ وہ غزہ کو قبول نہیں کرنا چاہتے، وہ اس کا اظہار اپنے نقشوں سے کر رہے ہیں۔' کارنیگی مڈل ایسٹ سینٹر کے ایک سینیئر فیلو پروفیسر یزید صایغ اس بات سے متفق نہیں کہ نیتن یاہو کے ایسے عزائم ان کی حکومت کے اصل مقاصد کی جانب ایک اچھا اشارہ سمجھے جائیں گے۔ پروفیسر یزید صایغ کہتے ہیں کہ 'اس وقت نیتن یاہو جو نئے مشرق وسطیٰ کی صورت میں مسلط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کا مقصد فلسطینی علاقوں کو اسرائیل کی کالونی بنانا ہے۔' اسرائیل خاص طور پر مغربی کنارے میں اپنے آباد کاری کے منصوبے کو توسیع دینے کے ارادوں سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ وہ عرب اور بین الاقوامی تنقید کے باوجود بستیوں کی تعداد بڑھانے کے ارادے کا اعلان کر چکا ہے۔ واشنگٹن انسٹی ٹیوٹ فار نیئر ایسٹ پالیسی کے سینیئر فیلو ڈیوڈ شینکر کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ 'اسرائیل کی دائیں بازو کی حکومت میں متعدد وزرا دو ریاستی حل پر یقین نہیں رکھتے اور اب ہم 1993 میں اوسلو معاہدے کے بعد سے ایک فلسطینی ریاست سے سب سے زیادہ دور نظر آتے ہیں۔' 'لیکن مجھے نہیں لگتا کہ امریکہ ان اسرائیلی نقشوں کو منظور کرے گا جن میں فلسطینی علاقے شامل نہ ہوں۔' یاد رہے کہ اس سے قبل ڈیوڈ شینکر مشرقی امور کے لیے بطور اسسٹنٹ سیکریٹری آف سٹیٹ کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ شینکر کہتے ہیں کہ 'نئے مشرق وسطیٰ کے بارے میں اسرائیلی نظریہ ایرانی خطرات سے پاک خطہ ہے۔' 'ایسا مشرق وسطیٰ جس پر ایران کی سخت گیر حکومت اثر انداز نہ ہو' سکیورٹی امور کے ماہر اور ریٹائرڈ اسرائیلی انٹیلیجنس افسر میری آئزن نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے اس موقف کی نفی کی اور کہا کہ 'اسرائیل ایک نیا مشرق وسطیٰ مسلط کرنا نہیں چاہتا۔' 'تاہم اسرائیل یہ یقینی بنانا چاہتا ہے کہ ایران کی سخت گیر حکومت مشرق وسطیٰ کی علاقائی ترتیب پر اثر انداز نہ ہو۔' دوسری جانب پروفیسر یزید صایغ کہتے ہیں کہ نیتن یاہو کے الفاظ کا مقصد ایران کے جوہری پروگرام کو ختم کرنا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اب وہ اپنی اس تاریخی حیثیت کو دوبارہ بحال کرنا چاہتا ہے جو سات اکتوبر 2023 کو حماس کے حملوں کے بعد متاثر ہوئی اور جس میں اسرائیل کو عالمی سطح پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ بیروت کے جنوبی مضافاتی علاقے میں کیے جانے والے ایک بڑے اسرائیلی حملے میں حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل حسن نصر اللہ کی ہلاکت کو جنگ میں ایک اہم جغرافیائی اور سیاسی موڑ سمجھا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ ایران نے اسرائیل پر متعدد بیلسٹک میزائلوں سے یکم اکتوبر کو حملہ کیا۔ اس حملے کو ایران اپنی سرزمین پر حماس کے سیاسی سربراہ اسماعیل ہنیہ کی ہلاکت کا بدلہ قرار دے رہا ہے جبکہ اسرائیل نے 'اپنی مرضی کے وقت اور مقام پر' جواب دینے کا عزم ظاہر کیا ہے۔

کیا فوجی کارروائی مسائل کا حل ہیں؟

امریکہ اپنی سٹریٹیجک برتری کو یقینی بنانے کے لیے اسرائیل کی حمایت کرتا ہے اور بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث اس نے خطے میں اپنی فوج کی تعیناتی میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ تاہم یہ حمایت اس بات پر مشروط ہے کہ اسرائیل ان حدوں (سرخ لکیروں) کو عبور نہ کرے جن کا اعادہ امریکہ سرکاری سطح پر کرتا رہا ہے۔ وہ حدیں ایرانی جوہری تنصیبات کو نشانہ بنانا اور دو ریاستی حل کی جانب جانا ہیں۔ آئزن نے کہا کہ 'ایران خطے میں ہتھیار اور نظریات اپنے پراکسی گروہوں کو برآمد کرتا ہے۔ یہ اسرائیل اور دیگر ممالک کے لیے خطرے کا باعث ہے اور اس کا مقصد اُن کی عسکری صلاحیت پر اثر انداز ہونا ہے۔ اسرائیل اس کا فوجی کارروائی کے ذریعے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔' دوسری جانب واشنگٹن انسٹی ٹیوٹ کے سینیئر فیلو ڈیوڈ شینکر کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے خطے میں ایران کی 'پراکسیز' کو کمزور کرنے میں پیشرفت کی ہوگی لیکن یہ بھی واضح ہے کہ وہ عرب ریاستوں کی حمایت کے بغیر کوئی نئی ترتیب نہیں بنا سکتا۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ 'فلسطینی اتھارٹی، عرب کوششوں اور عالمی سفارتکاری کے بغیر بھی حماس کی تشکیل نو ہو سکتی ہے۔ لبنانی برادری کی کوششوں کے بغیر بھی حزب اللہ اپنی تشکیل نو کر سکتی ہے۔' آئزن کا کہنا ہے اسرائیل صرف ان اتحادیوں کے ساتھ سکیورٹی، معاشی اور تکنیکی شراکت داری کو مضبوط بناتا ہے جو اس کے 'ایران کے خطرے' کے تصور میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ گذشتہ برسوں کے دوران واشنگٹن نے خطے میں حالات معمول پر لانے کے منصوبوں کے تناظر میں اقتصادی اور فوجی سپورٹ کی پیشکش کی اور اس دوران عرب ممالک پر زور دیا کہ اسرائیل ان کے لیے علاقائی خطرہ نہیں بلکہ اس کے برعکس، ایران کا مقابلہ کرنے میں ایک سٹریجک پارٹنر ہے۔ اسرائیل کے ساتھ خطے میں تعلقات کو معمول پر لانے کی رفتار میں گذشتہ چار سالوں میں تیزی آئی۔ مراکش، متحدہ عرب امارات اور بحرین نے اسرائیل کے ساتھ ابراہم معاہدے پر دستخط کیے۔ لیکن سات اکتوبر 2023 کے حملے اور اس کے نتیجے میں اسرائیل غزہ جنگ کے بعد سے حالات کشیدہ ہیں۔ اسرائیل سعودی عرب کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کی کوشش کر رہا ہے جو خطے میں شیعہ اکثریتی ایران کی بڑھتی ہوئی شمولیت اور اثر ورسوخ کی مخالفت کرتا ہے اور مشرق وسطیٰ میں اس کی بالادستی سے خوفزدہ ہے۔ تاہم سعودی عرب نے فنانشل ٹائمز کے ایک مضمون میں باضابطہ طور پر اعلان کیا ہے کہ ملک اسرائیل کے ساتھ اس وقت تک سفارتی تعلقات قائم نہیں کرے گا جب تک فلسطینی ریاست قائم نہیں ہو جاتی۔ سات اکتوبر 2023 سے ہونے والی جغرافیائی، سیاسی اور اقتصادی تبدیلیوں نے مصر، شام، لبنان اور اردن سمیت دیگر عرب ممالک کی سوچ کو تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان ممالک نے 1948 میں فلسطین کی تقسیم کے فیصلے میں احتجاجاً اسرائیل کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ شینکر کا کہنا ہے کہ 'اس میں کوئی شک نہیں کہ ان ممالک کی ہمدردیاں فلسطین کے ساتھ ہیں تاہم انھوں نے محسوس کیا ہے کہ اسرائیل واحد مسئلہ نہیں بلکہ فلسطینی فیصلہ ساز بھی اس میں شامل ہیں۔ انھوں نے فلسطین اسرائیل تنازع کو معمول پر لانے کی بجائے اپنے مفادات کو ترجیح دینے کا فیصلہ کیا ہے۔'

معاشی شراکت داریاں

حماس کے سات اکتوبر 2023 کے حملوں سے قبل حالات معمول پر لانے کے اعلان کردہ معاہدوں میں دفاع، سائبر سکیورٹی، توانائی اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرنے کے منصوبے شامل تھے۔ گذشتہ ایک سال قبل شروع ہونے والی جنگ نے اسرائیل اور عرب ممالک سے اس کے نئے شراکت داروں کے درمیان تجارتی تعاون کا حجم کم کر دیا ہوگا۔ تاہم اسرائیل کے سرکاری اعداد وشمار سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ نصف رواں مالی سال کے دوران اسرائیل اور پانچ عرب ممالک کے درمیان تجارت میں اضافہ ہوا ہے۔

مولانا حلیم اللہ قاسمی جمعیۃ علما مہاراشٹر کے صدر منتخب

جمعیۃ علما مہاراشٹر (ارشد مدنی) کا انتخابی اجلاس حج ہاؤس، ممبئی میں معمولی شوروغل ہونے کے باوجود کامیابی سے ہمکنار

ممبئی 6 / اکتوبر: جمعیۃ علما ہند کی ممبر سازی کے اختتام کے بعد تقریباً ایک ماہ سے ریاست مہاراشٹر مقامی/ضلعی/شہری اور زونل جمعیتوں کے انتخابات کا سلسلہ آج حج ہاؤس کے دوسرے منزلہ وسیع ہال میں ریاستی انتخاب پر اختتام پذیر ہوا۔اس انتخاب میں مفتی سید معصوم ثاقب ناظم عمومی جمعیۃ علما ہند اور مفتی عبدالرازق مظاہری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علما صوبہ دہلی نے بطور مشاہد کے شرکت فرمائی، جمعیۃ علما مہاراشٹر کے کارگزار صدر مولانا حافظ مسعود احمد حسامی کی صدارت میں انتخابی اجلاس کا آغاز ہوا۔تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا حلیم اللہ قاسمی (جنرل سکریٹری) نے مطبوعہ سکریٹری رپورٹ کا ابتدائی حصہ پڑھ کر سنایا، جس میں بطور خاص سال گزشتہ جمعیۃ علمائے مہاراشٹر کے دو عظیم بزرگوں مولانا مستقیم احسن اعظمی سابق صدر جمعیۃ علما مہاراشٹر اور الحاج گلزار احمد اعظمی سابق سکریٹری قانونی امداد کمیٹی کو یاد کیا گیا۔اور ان کے سانحہ وفات کو جمعیۃ علما کا عظیم خسارہ قرار دیا گیا، تاہم اس عزم کا اظہار بھی کیا گیا کہ جمعیۃ علما کا قافلہ ان دونوں بزرگوں کے سایہ عاطفت سے محروم ہونے کے باوجود بھی ملت اسلامیہ کی خدمت میں حسب دستور سرگرم عمل ہے۔اس کے بعد مشاہدین میں سے مفتی سید معصوم ثاقب صاحب نے انتخاب کے اصول بتائے اور مجلس منتظمہ کے ارکان سے آئندہ میقات کے لئے تحریر طور پر نام پیش کرنے کی دعوت دی۔ممبران نے جو تحریر پیش کی اس کے مطابق تین نام آئے۔جن میں سے ایک نام کے تعلق سے ناظم عمومی نے یہ صراحت کی کہ جمعیۃ علما کی بنیادی، مذہبی اور سیکولر پالیسی سے یہ نام ہم آہنگ نہیں ہے۔اور ایک نام کی تائید میں محض چند ہاتھ اٹھے۔بالآخر مولانا حلیم اللہ قاسمی صاحب کو غالب اکثریت کے ذریعہ اگلی میقات کا صدر منتخب کیا گیا۔اس دوران کچھ لوگوں نے ہلڑ بازی کی، اسٹیج پر چڑھنے اور ماحول خراب کرنے کی کوشش کی، جس کو ناکام بنا دیا گیا۔اور مشاہدین نے باضابطہ مولانا حلیم اللہ صاحب کی صدارت کا اعلان کر دیا۔بعد ازاں چار نائبین صدر مولانا محمد عارف عمری (ممبئی واطراف)، قاری عبد الرشید حمیدی (علاقہ مراٹھوڑہ)، قاری محمد ادریس انصاری (مغربی مہاراشٹر) اور مفتی محمد ہارون ندوی (خاندیش و ودربھ) کا انتخاب عمل میں آیا۔اور مولانا اشتیاق قاسمی خازن اور قاری محمد یونس چودھری معاون خازن منتخب کئے گئے۔اس انتخابی اجلاس میں ریاست مہاراشٹر کے 34/اضلاع کے اراکین مجلس منتظمہ نے شرکت کی۔واضح رہے کہ اس ٹرم میں صوبہ مہاراشٹر کے ارکان مجلس منتظمہ کی تعداد دو ہزار دو سو پچھتر ہے، جن میں دس ممبران ایسے ہیں جو بذریعہ کواپٹ منتخب کئے جاتے ہیں۔مفتی معصوم ثاقب صاحب کی دعا پر یہ انتخابی اجلاس اختتام کو پہونچا۔

ساجد آصف پٹیل اور زکی آصف پٹیل کی محنت رنگ لائی!

اسسٹنٹ کمشنر نے سڑکوں کی مرمت کا کام پائے تکمیل تک پہنچایا!!

میرا بھائیندر: 6 اکتوبر (رپورٹ محمد حسین ساحل) ساجد آصف پٹیل، مہاراشٹر پردیش کے جنرل سکریٹری نیشنلسٹ یوتھ کانگریس پارٹی اور زکی آصف پٹیل ضلعی صدر میرا بھائیندر سٹی نیشنلسٹ یوتھ کانگریس پارٹی نے میرا بھائیندر میونسپل کارپوریشن کے اسسٹنٹ کمشنر سدھاکر لینڈوے کو کاشی میرا ناکہ سے احمد یہ مسجد اور بابا ٹائر ہٹکلیش سے غوثیہ مسجد تک سڑک کی مرمت کرنے کی تحریری درخواست پیش کی۔اس درخواست کا اثر یہ ہوا کہ اسسٹنٹ کمشنر نے فوری طور ہدایت جاری کی اور مذکورہ بالا سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا گیا۔اس سڑک کی مرمت سے آٹو رکشا والوں اور دیگر لوگوں میں خوشی کا ماحول ہے۔ساجد پٹیل اور زکی پٹیل اس طرح کے بیشمار فلاحی وتعمیری کام کرتے چلے آئیں ہیں اور ایسے کاموں میں انھیں خوشی بھی ملتی ہے۔

دی اردو نائٹ ہائی اسکول ونائٹ جونیئر کالج آف آرٹس میں کریئر گائیڈنس پروگرام بعنوان MPSC اور UPSC امتحان

مالیگاؤں:6/اکتوبر: مالیگاؤں/الحمدللہ! اقصیٰ ایجوکیشن کے زیر انصرام دی اردو نائٹ ہائی اسکول ونائٹ جونیئر کالج آف آرٹس سلامت آباد میں مورخہ ۱۰/ستمبر بروز منگل شہر کے ایک ابھرتے ہوئے MPSC اور UPSC گائیڈ رئیس حفیظ سر نے نہم تا دوازدہم کے تمام طلباء کو بڑے ہی مؤثر انداز میں درج بالا دونوں امتحانات سے متعارف کراتے ہوئے طلباء سے ان امتحانات میں شرکت کی درخواست کی نیز آخر تک طلباء کی مکمل رہنمائی کا ذمہ لیتے ہوئے طلباء کو حوصلہ بخشا۔زیر نظر پروگرام میں تمام طلباء اساتذہ اور اسکول ہذا کے سینئر کلرک موجود تھے۔رئیس حفیظ سر کی اس عظیم خدمت اور جذبے کے عوض ہم، صدر معلمہ، اساتذہ کرام اور طلباء اور طالبات دی اردو نائٹ ہائی اسکول رئیس سر کے بے حد ممنون ومشکور ہیں اور اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو قوم کی اس عظیم خدمت پر بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔

مریم نواز نے عمران خان کی پارٹی کو دہشت گرد گروپ قرار دے دیا

اسلام آباد۔6/اکتوبر۔ایم این این ۔پنجاب کی وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے ہفتے کے روز کہا کہ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے ساتھ "دہشت گردوں" جیسا سلوک کیا جانا چاہیے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔انہوں نے عمران خان کی پارٹی کو ایک "دہشت گرد گروپ" قرار دیا جو بار بار اپنے ہی ملک کو نشانہ بناتی ہے۔ایکس پر پوسٹ ایک بیان میں مریم نواز شریف نے کہا کہ ان کے ماضی کے بیانات آج دنیا کے سامنے ثابت ہو چکے ہیں۔ایکس پر ایک پوسٹ میں مریم نواز نے کہا کہ "جو میں ہمیشہ سے کہتی رہی ہوں، آج دنیا کے سامنے آ گئی ہے، پی ٹی آئی سیاسی جماعت نہیں ہے، نہ کبھی تھی اور نہ کبھی ہوگی، یہ ایک دہشت گرد گروہ ہے جو اس پر بار بار حملے کرتا ہے۔ریاست ان کے ساتھ دہشت گردوں جیسا سلوک کرے ورنہ بہت دیر ہو جائے گی۔مریم نواز نے کہا کہ پی ٹی آئی فرنٹ لائنز پر "تربیت یافتہ دہشت گردوں" پر مشتمل ہے، جنہیں وہ پولیس اور ریاست کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ کوئی بھی ریاست ایسی سیاسی جماعت کو برداشت نہیں کر سکتی، جو ایک "دہشت گرد گروپ" کی طرح کام کرتی ہو۔اس نے ایک پولیس کانسٹیبل کی تصویر شیئر کی جو پتھراؤ کی وجہ سے زخمی ہو گیا تھا۔اس سے قبل عمران خان کی قائم کردہ پارٹی نے خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ علی امین گنڈا پور کی گرفتاری کا دعویٰ کیا تھا۔تاہم حکومتی ذرائع نے ان دعوؤں کو مسترد کر دیا۔اے آر وائی نیوز نے ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ آئی جی اسلام آباد پولیس سید علی ناصر رضوی نے گنڈا پور کو ریاست پر حملوں اور سرکاری پروٹوکول کے غلط استعمال سے متعلق الزامات میں گرفتار کیا۔پی ٹی آئی کے سینئر رہنما عمر ایوب نے گنڈا پور کی گرفتاری کی تصدیق کر دی۔انہوں نے کہا کہ پشاور ہائی کورٹ پہلے ہی ضمانت دے چکی ہے۔تاہم، اے آر وائی نیوز کی رپورٹ کے مطابق، ان کی گرفتاری فارم 47 حکومت نے کی تھی۔ادھر خیبر پختونخوا حکومت کے ترجمان بیرسٹر سیف کا کہنا ہے کہ گنڈا پور کی گرفتاری کے بعد اسلام آباد میں واقع خیبر پختونخوا ہاؤس کو سیل کر دیا گیا ہے۔

کینیڈا میں خالصتان انتہا پسندی اتحاد اور کینیڈین اقدار کے لیے خطرہ

اوٹاوا۔6/اکتوبر۔ایم این این۔کینیڈا میں خالصتان کی انتہا پسندی ایک خطرناک حقیقت ہے جو بات چیت کو خاموش کرنے اور برادریوں کو تقسیم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ کیلگری کے حالیہ واقعات، جہاں لبرل ایم پی چندر آریہ کو خالصتان کے انتہا پسندوں کی طرف سے مظاہروں اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا، ان انتہا پسندوں کی طرف سے اختلاف کو دبانے اور اپنے علیحدگی پسند ایجنڈے کو فروغ دینے کے لیے استعمال کیے جانے والے خوفناک حربوں کو نمایاں کرتے ہیں۔خالصتان کے انتہا پسند اپنے اعمال کا جواز پیش کرنے کے لیے سکھ اقدار کو مسخ کرتے ہیں، اتحاد، بھائی چارے اور ہمدردی پر مذہب کے زور کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کی پرتشدد بیان بازی اور اقدامات مقامی کمیونٹیز میں خوف اور خلل پیدا کرتے ہیں، محلوں کو غیر محفوظ بناتے ہیں اور تناؤ کو ہوا دیتے ہیں۔خالصتان انتہا پسندی کا اثر سکھ برادری سے آگے بڑھتا ہے۔

شہر لاتور میں جمعیۃ علماء کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصلاح معاشرہ

شریعتِ مطہرہ نے بے جا فضول خرچی کرنے والوں کو شیاطین کا بھائی قرار دیا ہے۔مقررین کا اظہار خیال

لاتور۔6/اکتوبر 2024 (پریس ریلیز) شریعتِ مطہرہ نے شادی کے مرحلے کو سادگی سے اور فضول خرچی سے بچتے ہوئے سرانجام دینے کا حکم دیا ہے اور قرآن کریم میں اسراف کرنے سے ممانعت آئی ہے اور بے جا فضول خرچی کرنے والوں کو شیاطین کا بھائی قرار دیا ہے اور آج کل جو ہمارے معاشرے میں طرح طرح کی فضول رسوم و رواجات پائے جاتے ہیں، جن پر لاکھوں روپے فضول خرچ کر دیے جاتے ہیں، یہ کسی طرح بھی درست نہیں ہیں اور انہی فضول رسوم و رواجات کی وجہ سے کتنے غریب ماں باپ اپنے بچوں اور بچیوں کی شادیاں کرنے سے قاصر ہیں اور انہی کاموں کے پورا کرنے کے لیے قرضے لیتے ہیں اور اسی کی ادائیگی میں پوری پوری زندگیاں گزر جاتی ہیں، جو کہ کسی بھی طرح درست نہیں ہے، ان تمام رسوم ورواجات کو ترک کرنا لازم اور ضروری ہے۔ان خیالات کا اظہار مولانا محمد عرفان صاحب (مبلغ دارالعلوم دیوبند) نے اقبال فنکشن ہال لاتور میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔مولانا موصوف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی خوبیوں کو اپنانے اور اپنی زندگیوں میں ان کو نافذ کرنے کی ترغیب دی۔انہوں نے خاص طور پر جھوٹ، چغلی، نشہ، سودخوری، اور شادی بیاہ میں فضول خرچی جیسی معاشرتی برائیوں سے بچنے کی تاکید کی، اور مسلمانوں کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہنما بنانے پر زور دیا۔مفتی عبدالرزاق صاحب ملی (ناظم تنظیم جمعیت علماء مرہٹواڑہ) نے جمعیۃ علماء کی تاریخی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ علاقہ مرہٹواڑہ کے اضلاع اور تعلقوں میں ہونے والے پروگرام حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے نگرانی میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہو رہے ہیں۔قاری شمس الحق صاحب قریشی (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے اپنے ایمان افروز خطاب میں سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عالمگیر پیغام قرار دیتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہر دور کے لیے مشعلِ راہ ہے۔اجلاس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، نظامت کے فرائض مفتی سہیل صاحب، صدر جمعیت علماء لاتور نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے، جلاس کا اختتام حضرت مفتی اویس صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع لاتور) کے شکریہ کے کلمات پر ہوا، جنہوں نے تمام شرکاء، علماء کرام اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور دعا فرمائی، اجلاس کا یہ کامیاب انعقاد لاتور کے دینی واصلاحی ماحول میں ایک نئی روح پھونکنے کا باعث بنا۔اجلاس میں ضلع جمعیۃ علماء کے عہدے داران واراکین سمیت شہر کے علماء وائمہ اور عوام بڑی تعداد میں شریک تھے۔

ربانی خطاطی مرکز میں انٹرنیشنل ٹیچرس ڈے کا انعقاد

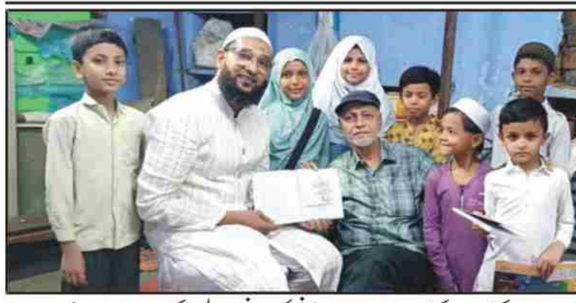

مالیگاؤں:6/اکتوبر:5 اکتوبر 2024ء بروز سنیچر کو ربانی خطاطی مرکز اسلام پورہ مالیگاؤں میں "انٹرنیشنل ٹیچرس ڈے" کا انعقاد عمل میں آیا-شہر عزیز مالیگاؤں کے مشہور ومعروف اور منفرد خطاط، محترم "گل ایوبی" صاحب جنہوں نے اب تک 1000 سے زائد مرتبہ لفظ "اللہ" جل جلالہ، 2000 سے زائد مرتبہ نام "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم، اور تقریباً 700 سے زائد مرتبہ "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" اپنے ہاتھوں سے لکھا ہے اور کمال کی بات یہ ہے کہ ہر فن پارہ اپنے آپ میں ایک منفرد شاہکار ہے اور ایک دوسرے سے مختلف بھی ہے آپ نے ربانی خطاطی مرکز میں نا صرف وزٹ کی بلکہ خطاطی کے طلبہ کی لکھاوٹ، طرز تحریر، دلچسپی ولگن کو دیکھتے ہوئے اپنے خطاب نایاب سے بھی مستفیض کیا اور قلم کی جولانیاں بکھیرتے ہوئے تمام ہی طلبہ کی کاپیوں پر اپنی فنکارانہ مہارت کا نمونہ بھی پیش کیا-رضوان ربانی سر نے آپ کی خدمت میں تہنیتی کلماتِ پیش کیے اور کہا کہ موجودہ پرفتن دور میں اللہ پاک اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی بہترین مثال گل ایوبی صاحب کی ذات گرامی اور ان کے قلم سے صفحہ قرطاس پر بکھرے یہ مبارک نام ہیں ہے ربانی سر نے اخیر میں تمام کا شکریہ ادا کیا-

سویابین کی زہریلی پھلیاں کھانے سے

8/افراد بیمار‘ ایک لڑکی فوت‘ دیگر کی حالت مستحکم

ناندیڑ: 6/اکتوبر۔ (ورقِ تازہ نیوز) سڈکو کے علاقے این ڈی (120) میں رہنے والے ایک ہی خاندان کے 8 افراد سویابین کی زہریلی پھلی کھانے سے بیمار ہوگئے۔ سبھی سرکاری اسپتال میں زیرعلاج ہیں اوران میں سے ایک کی ہفتے کی شام موت ہوگئی۔ اب سات افراد کی حالت مستحکم ہے۔ خاندان کے 8 سے 10 افراد جو سڈکو علاقہ کے ساکنان ہیں نے پایولگاؤ?ں سے سویابین کی پھلیاں لائی تھی۔ پھلیاں رات کے وقت ابال کر کھائی گئی تھیں۔ چنانچہ بدھ کی رات سب کو متلی محسوس ہونے لگی۔ جمعرات کی صبح دس لوگوں کو فوری طور پر سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ دریں اثنا، میرا نامدیو خانجوڑے، 14 سالہ لڑکی ہفتہ کی شام فوت ہوگئی۔ سات دیگر کی حالت مستحکم ہے ان کا وشنو پوری کے سرکاری اسپتال میں علاج چل رہا ہے۔ زہر سے بیمار ہونے والوں میں شوبھا نامدیو کھنجوڑے عمر 50 سال، سریھل شیواجی تلوارے عمر 13 سال، بین شنکر خانجوڑے عمر 57 سال، سولا بائی بین خانجوڑے عمر 52 سال، انل بین کھنجوڑے عمر 35 سال، جانو انیل کھنجوڑے عمر 27 سال، سونالی نامدیو عمر 27 سال شامل ہیں۔ 18 سالہ ورانہ زیرعلاج ہے اور متوفی لڑکی کے والد نامدیو خانجوڑے کو علاج کے بعد چھٹی دے دی گئی۔ اس معاملے میں دیہی تھانہ میں کیس رجسٹریشن کا عمل جاری تھا۔

پیاز اور ٹماٹر کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں، کیا قیمتیں مزید بڑھیں گی؟

نئی دہلی: ستمبر کے مہینہ میں پیاز اور ٹماٹر جیسی ضروری سبزیوں کی قیمتوں میں اچانک اضافہ نے عام لوگوں کی جیبوں پر بھاری بوجھ ڈالا۔ ستمبر میں اب تک پیاز اور آلو کی قیمتوں میں ایک سال پہلے کے مقابلہ میں تقریباً 50 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اگر آپ سوچ رہے ہیں کہ ہر ہفتہ ٹماٹر اور پیاز کی قیمتیں کیوں بڑھ رہی ہیں تو اس کے پیچھے کوئی ٹھوس وجہ ہے۔ آخر ان سبزیوں کی قیمتیں آسمان کو کیوں چھو رہی ہیں اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟ آیئے معلوم کریں۔ دراصل ملک کے کچھ حصوں میں شدید بارشوں کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔

ماہرین کیا کہتے ہیں؟: ایلارا سیکیورٹیز انڈیا پرائیویٹ میں ماہر اقتصادیات گریما کپور نے کہا کہ ہم نے بنیادی طور پر ستمبر میں پیاز اور ٹماٹر کی قیمتوں میں اضافہ دیکھا ہے۔ پیاز پر ایکسپورٹ ڈیوٹی ہٹائے جانے کے بعد قیمتیں بڑھ گئیں، جس کی وجہ سے حکومت کے لیے پرائس اسٹیبلائزیشن فنڈ سے فروخت کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ ٹماٹر کے نرخوں کے بارے میں بات کریں تو ٹماٹر اگانے والی اہم ریاستوں جیسے تلنگانہ، آندھرا پردیش، مہاراشٹرا اور گجرات میں بہت زیادہ بارش ہوئی ہے۔ اس سے کاشتکاری متاثر ہوئی ہے اور فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ایم کے انسٹیٹیوشنل ایکوئٹیز کی چیف اکانومسٹ مادھوی اروڑہ نے کہا کہ کھانے پینے کی اشیاء خاص طور پر سبزیوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ دراصل شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے سپلائی میں رکاوٹیں ہیں۔

قیمتیں مزید بڑھ سکتی ہیں: اروڑہ نے کہا کہ درآمد شدہ خوردنی تیل پر کسٹم ڈیوٹی کا اثر اب خوردہ قیمتوں میں بھی نظر آرہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ افراط زر کے لیے اچھا نہیں ہے کیونکہ RBI نے حال ہی میں اگست کے مقابلے ستمبر کے دوران سبزیوں کی قیمتوں میں کمی کی اطلاع دی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ بوائی تقریباً مکمل ہونے کے بعد اب توجہ کٹائی کے موسم کی طرف ہوگی۔ معمول سے زیادہ بارشوں سے فصلوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے اور خوراک کی مہنگائی بڑھنے کا خطرہ بھی ہے۔ اس وقت بوائی کا کل رقبہ بڑھ کر 1,096.7 لاکھ ہیکٹر ہوگیا ہے۔ وزارت زراعت کی طرف سے دی گئی تازہ کاری کے مطابق، یہ ایک سال پہلے کی اسی مدت کے مقابلے میں 2 فیصد زیادہ ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر اہم غذائی فصلوں کی ضرورت سے زیادہ بوائی ہے۔

خواتین قیادت کو موقع دینے کے لیے کانگریس کا ’شکتی ابھیان‘

جھوٹ بول کر تاریخ کو مسخ کرنا ہی بی جے پی کی پالیسی: نانا پٹولے

ممبئی: ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے ’پڑھو، منظم ہو اور جدوجہد کرو‘ کا نعرہ دیا تھا۔ اسی بنیاد پر راہل گاندھی نے آئرن لیڈی اندرا گاندھی کے نام سے سیاست میں خواتین کے بااختیار بنانے کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ اندرا گاندھی فیلوشپ کے تحت خواتین کے بااختیار بنانے کے لیے ’شکتی ابھیان‘ شروع کیا گیا ہے اور مہاراشٹر میں اس مہم کا آغاز آج سے ہورہا ہے، یہ بات پردیش کانگریس کے صدر نانا پٹولے نے کہی۔ تلک بھون میں ’شکتی ابھیان‘ کا افتتاح کرنے کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ ایک سال قبل شروع کی گئی شکتی ابھیان کو ریاست سے اچھا ردعمل ملا ہے اور پردیش کانگریس اس مہم کو بڑی طاقت سے آگے بڑھائے گی۔ اس مہم میں مہاراشٹر کی عائشہ خان، انوشکا وانکھیڈے، روہنی دھوترے، وجیا دھوڑلے، بینا دھودڑے نے حصہ لے کر شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ مہم ضلع، تعلقہ، بلاک سطح پر چلائی جائے گی۔ خواتین قیادت کو آگے آنا چاہیے، اس لیے یہ مہم شروع کی گئی ہے۔ سونیا گاندھی کی پہل سے کانگریس نے خواتین ریزرویشن بل لایا تھا، اُس وقت بی جے پی نے اس کی مخالفت کی تھی لیکن جب مودی حکومت نے اسے دوبارہ لایا تو کانگریس نے اس کی حمایت کی۔ لیکن مودی حکومت نے صرف بل منظور کیا، ریزرویشن کا نفاذ نہیں کیا۔ کب کرے گی؟ یہ بھی نہیں بتایا۔ کانگریس پارٹی لیکن حکومت میں آتے ہی خواتین ریزرویشن کے نفاذ کو یقینی بنائے گی۔ نانا پٹولے نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کے دورے کے دوران نائب وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے پنڈت نہرو کی چھترپتی شیواجی مہاراج کے بارے میں تحریر کا حوالہ دے کر راہل گاندھی سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ دیویندر فڈنویس کی معلومات ناقص ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے جیل میں سزا بھگتتے ہوئے جو لکھا تھا، اس پر بعد میں معلومات حاصل کر کے ترمیم کی اور معافی بھی مانگی۔ بی جے پی شیواجی مہاراج کا استعمال صرف ووٹ حاصل کرنے کے لیے کرتی ہے۔ مالوان میں مہاراج کے مجسمے کو گرا کر بے عزتی کی گئی، کروڑوں شیوا پریمیوں کے دلوں کو تکلیف پہنچی لیکن دیویندر فڑنویس نے اب تک معافی نہیں مانگی۔ وہ بتائیں کہ وہ کب معافی مانگیں گے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بی جے پی کو چھترپتی شیواجی مہاراج کے خیالات قبول نہیں ہیں۔ شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کے وقت اُس وقت کی پیشوا ذہنیت نے مخالفت کی تھی اور آج بھی وہی پیشوا ذہنیت مہاراشٹر میں موجود ہے۔ شیواجی مہاراج کے خیالات کو یہی ذہنیت ختم کر رہی ہے۔ 2019 میں نام نہاد ’وشوگرو‘ وزیراعظم مودی نے دیویندر فڑنویس کے ساتھ بحر عرب میں شیواجی مہاراج کا یادگار قائم کرنے کا ’جل پوجن‘ کیا تھا، اُس کا کیا ہوا؟ اس کا جواب فڑنویس دیں۔ وزیراعظم نریندر مودی کے بیان پر بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ کیا مودی کبھی سچ بولتے ہیں؟ وہ تو مسلسل جھوٹ ہی بولتے ہیں۔ بی جے پی اور نریندر مودی خود خرید و فروخت کی سیاست کر رہے ہیں لیکن الزام کانگریس پر لگا رہے ہیں۔ مودی کا کانگریس پر الزام ’الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے‘ جیسا ہے۔ بی جے پی اور مودی صرف گاندھی-نہرو خاندان کو گالیاں دینے کا کام کرتے ہیں۔ 11 سال میں مودی نے کیا کیا؟ وہ بتائیں۔ ہریانہ اور جموں وکشمیر کے ایگزٹ پول پر بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ مہاراشٹر نے لوک سبھا انتخابات میں ہی تبدیلی کا موقف اختیار کیا تھا، جو ووٹوں کے ذریعے ظاہر ہو چکا ہے۔ اسمبلی انتخابات میں اس سے بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ غیر آئینی حکومت کو اکھاڑ پھینکنے کا جذبہ لوگوں میں ہے۔ ہریانہ اور جموں وکشمیر سے بہتر نتائج مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں سامنے آئیں گے، ایسا نانا پٹولے نے یقین ظاہر کیا۔ منشیات کے کالے کاروبار پر بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ منشیات کا مافیا للت پاٹل بی جے پی حکومت کا آدمی ہے، اس کے خلاف کانگریس نے آواز اٹھائی تھی۔ ناسک پولیس نے اسے گرفتار نہیں کیا تو ممبئی پولیس نے گرفتار کیا تھا لیکن ساسون اسپتال میں اسے فائیو اسٹار سہولتیں فراہم کی گئیں۔ مہاراشٹر کو منشیات کا مرکز بنا کر نوجوان نسل کو تباہ کرنے کا گناہ بی جے پی حکومت کر رہی ہے، یہ بات بھی نانا پٹولے نے کہی۔ اس پریس کانفرنس میں پردیش نائب صدر سنجے راٹھور، اقلیتی شعبہ کے پردیش صدر وجاہت مرزا، شکتی ابھیان کے قومی کنوینر ایڈوکیٹ سندیپ پاٹل دھولے، مہاراشٹر رابطہ کار ایڈوکیٹ فریڈا انکولس، ایڈوکیٹ دیپک تکور، ایڈوکیٹ گوری چھابریا وغیرہ موجود تھے۔

آج حضرت اقدس شاہ محمد نورالحق صاحب کی ناندیڑ آمد

ناندیڑ: 6 اکتوبر (راست) آپ تمام کو یہ اطلاع سن کر بڑی مسرت ہوگی کہ ہم سب کے رہبر محسن ومربی حضرت پیر طریقت فرید وقت جانشین قطب دکن الحاج الحافظ مولانا شاہ محمد نورالحق صاحب قریشی قاسمی مدظلہ العالی ومہتمم جامعہ عربیہ کاشف العلوم اُدگیر مورخہ 7/اکتوبر 2024ء بروز پیر کو ناندیڑ مسجد قُبا میں تشریف لا رہے ہیں۔ اس موقع پر مسجد قُباء میں عصر بعد محفل درود خوانی ہوگی۔ مغرب بعد حضرت مولانا مفتی محمد اعظم صاحب قاسمی ملاوی کا تصوف وسلوک پر خطاب ہوگا۔ عشاء بعد مجلس ذکر بالجہر اور مجلس بیعت ہوگی۔ حضرت والا کے خلیفہ ومجاز حافظ محمد فرقان صاحب قریشی دامت برکاتہم کی دُعا پر مجلس کا اختتام ہوگا۔ عوام الناس سے عموماً اہل سلسلہ حضرات سے خصوصاً اس مبارک مجالس سے استفادہ کی درخواست سلسلہ چشتیہ صابریہ ناندیڑ کی جانب سے کی گئی ہے۔ تمام شرکاء کے لیے طعام کا نظم عشا وذکر بعد ہوگا۔ اس طرح کی اطلاع قاری محمد طاہر گلبرگوی (9834463117) نے دی ہے۔

قاضی پیٹ-دادر-قاضی پیٹ اسپیشل ٹرین کی 26 پھیریاں

ناندیڑ: ساؤتھ سنٹرل ریلوے نے دسہرہ-دیوالی کے موقع پر مسافروں کے ہجوم کو پورا کرنے کے لیے قاضی پیٹ-دادر-قاضی پیٹ اسپیشل ٹرین کے 26 پھیریاں مکمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ درج ذیل ہے-

.01 ٹرین نمبر 07195 قاضی پیٹ-دادر براہ کریم نگر، نظام آباد، ناندیڑ، اورنگ آباد اسپیشل- یہ ٹرین 16، 23 اکتوبر اور 13، 20 اور 27 نومبر 2024 کو ہر بدھ کو سہ پہر 3.00 بجے قاضی پیٹ سے روانہ ہوگی اور جمی کنٹہ، پیمپلی کنٹہ، لیگمپیٹ جگیتال، کورٹلہ میٹپلی، ارمور، نظام آباد، باسر، دھرم آباد، عمری، مدکھیڈ، ناندیڑ، پورنا، پربھنی، سیلو، پرتور، جالنا، اورنگ آباد، لاسور، روٹیگاؤں، نگرسول، انکئی، منماڑ، ناسک روڈ، اگتپوری کلیان سے گزرتے ہوئے اگلے دن 13.25 بجے دادر پہنچے گی۔

.02 ٹرین نمبر 07196 دادر- قاضی پیٹ براہ اورنگ آباد، ناندیڑ، نظام آباد، کریم نگر اسپیشل- یہ ٹرین 17، 24 اکتوبر، اور 14، 21، 28 نومبر، 2024 کو دادر سے ہر جمعرات کی شام 15.25 بجے روانہ ہوگی اور واپس اسی راستے سے اگلے دن 00:16 بجے قازی پیٹ پہنچیں گے۔

.03 ٹرین نمبر 07197 قاضی پیٹ-دادر براہ بلارشا، پمپل کٹی، عادل آباد، کنوٹ، ناندیڑ، اورنگ آباد اسپیشل- یہ ٹرین 12، 19، 26 اکتوبر اور 02، 09، 16، 23، 30 نومبر 2024 کو ہر ہفتہ کی صبح قازی پیٹ سے۔ 30:11 بجے روانہ ہوں اور جمی کنٹہ، پیڈپلی، منچریال، بیلم پلی، سرپور کاغذنگر، بلارشا، چندرپور، بھنڈک، وانی، کیر، لنگٹی، پمپل کٹی، عادل آباد، کنوٹ، سہسر کنڈ، حمایت نگر، بھوکر، ناندیڑ‘ پربھنی، سیلو، پرتور، جالنا، اورنگ آباد، لاسور، روٹیگاؤں، نگرسول، انکئی، منماڑ، ناسک روڈ، اگت پوری، کلیان سے ہوتے ہوئے اگلے دن دوپہر 13.25 بجے دادر پہنچے گی۔ .04 ٹرین نمبر 07198 دادر- قاضی پیٹ براہ اورنگ آباد، ناندیڑ، کنوٹ، عادل آباد، بلارشا اسپیشل- یہ ٹرین 13، 20، 27 اکتوبر، اور 03، 10، 27، 30 نومبر اور 01 دسمبر 2024 کو دادر سے روانہ ہوگی۔ یہ ہر اتوار کو 15.25 بجے روانہ ہوگی اور اسی راستے سے اگلے دن 21.30 بجے قاضی پیٹ پہنچے گی۔ اس ٹرین میں جنرل، سلیپر اور ایئر کنڈیشنڈ سمیت 17 بوگیاں ہوں گی۔

خواتین ٹی-20 ورلڈ کپ میں ہندوستان شاندار کم بیک، پاکستان کو 6 وکٹوں سے شکست دی

ٹی-20 ویمنز ورلڈ کپ 2024 میں ہندوستان نے پاکستان کو 6 وکٹوں سے شکست دے کر ایک اہم کامیابی حاصل کی۔ پاکستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 106 رنز کا ہدف دیا جسے ہندوستان نے 18.5 اوورں میں 4 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کرلیا۔ ہندوستانی کپتان ہرمنپریت کور نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا، جبکہ شیفالی ورما اور جمائمہ روڈریگز نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ دوسری جانب انڈین بولرز نے بھی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جس میں اروندھتی ریڈی اور شریئنکا پٹیل نے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ پاکستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 20 اوورز میں 8 وکٹوں کے نقصان پر 105 رنز بنائے۔ اننگز کی ابتداء میں ہی پاکستانی ٹیم مشکلات کا شکار ہوگئی، جب پہلے اوور میں اس کا پہلا وکٹ گر گیا۔ اس کے بعد کوئی بھی بلے باز لمبی اننگز نہ کھیل سکی۔ ندا ڈار نے سب سے زیادہ 28 رنز بنائے، جبکہ منیبہ علی نے 17 رنز کا حصہ ڈالا۔ کپتان فاطمہ ثنا نے بھی 13 رنز بنائے مگر پاکستانی ٹیم ہندوستان کے مضبوط بولنگ اٹیک کے سامنے بے بس نظر ا?ئی۔ بھارت کی جانب سے اروندھتی ریڈی نے بہترین بولنگ کرتے ہوئے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ انہوں نے اپنے 4 اوورز میں صرف 19 رنز دیے۔ شریئنکا پٹیل نے بھی شاندار بولنگ کرتے ہوئے 4 اوورز میں 12 رنز دے کر 2 وکٹیں حاصل کیں۔ انہوں نے ایک میڈن اوور بھی کرایا۔ رینوکا سنگھ اور دیپتی شرما نے بھی ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ ہندوستانی بولرز کی کارکردگی کی بدولت پاکستانی ٹیم بڑا اسکور کرنے میں ناکام رہی۔ ہندوستان کی طرف سے شیفالی ورما اور اسمرتی مندھانا نے اننگز کا ا?غاز کیا۔ اسمرتی زیادہ رنز نہیں بنا سکیں اور 16 گیندوں میں 7 رنز بنا کر ا?و?ٹ ہوگئیں۔ شیفالی نے 35 گیندوں پر 32 رنز بنائے، جن میں 3 چوکے شامل تھے۔ ہرمنپریت کور نے 24 گیندوں پر 29 رنز کی شاندار اننگز کھیلی لیکن میچ کے اختتام سے قبل وہ گردن میں تکلیف کی وجہ سے باہر ہوگئیں۔ جمائمہ روڈریگز نے 23 رنز کا تعاون کیا۔ ا?خر میں سجنا سجیون نے چوکا لگا کر ہندوستان کو فتح دلادی۔ ہندوستان کی ٹی-20 ورلڈ کپ 2024 میں ابتدا اچھی نہیں رہی تھی اور انہیں نیوزی لینڈ کے خلاف شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن اس میچ میں کامیابی حاصل کرتے ہوئے انہوں نے شاندار کم بیک کیا اور ٹیم سیمی فائنل کی دوڑ میں واپس ا? گئی ہے۔

ADS CONSTRUCTION

Our Services: 1)Ghunthewari (City/Gramin) 2) Building Permission 3) Building Planning 4) Structural Design . 5)3D Building Modelling 6) Interior Designing

Address Opp Lions Eye Hospital , Workshop Corner, Nanded.

Contact Us:- 918308350356- 8208338716

خواتین کو بااختیار بنانے کی مہم‘ اورنگ آباد میں شاندار تقریب کا انعقاد

لاڈکی بہن یوجنا کی رقم میں وقتاً فوقتاً اضافہ کیا جائے گا: وزیراعلیٰ

اورنگ آباد: 6/اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) وزیراعلیٰ ایکناتھ نے کہا کہ وزیراعلیٰ ماجھی لاڈکی بہن یوجنا کو جاری رکھنے کے لیے کافی مالی انتظام کیا گیا ہے اور اس سکیم کو بند نہیں کیا جائے گا، بلکہ فائدہ کی رقم میں مرحلہ وار اضافہ کیا جائے گا۔ شندے نے اس یقین کا اظہار آج اپنی لاڈلی بہنوں کے روبرو کیا۔ وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے، نائب وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار کی موجودگی میں 'وزیراعلیٰ مہیلا امپاورمنٹ مشن'، 'وزیراعلیٰ ماجھی لاڈکی بہن یوجنا فائدہ مند سمان' اور 'ریاستی سطح کی مختلف اسکیموں کی افتتاحی تقریب'۔ اورنگ آباد کے کھڈکیشور علاقے میں مراٹھواڑہ کلچرل منڈل گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔

سرپرست وزیر عبدالستار، ہاؤسنگ کے وزیر اتل سیو، خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزیر آدیتی ٹکرے، سٹی اینڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے چیئرمین سنجے شرسات، مسٹر۔ ڈاکٹر بھاگوت کراڈ، اے۔ ستیش چوان، مسٹر وکرم کالے، مسٹر پردیپ جیسوال، مسٹر رمیش بورنارے، پاور ڈپارٹمنٹ کی اپر چیف سکریٹری محترمہ ابھا شکلا، مہاویترن کے چیئرمین اور منیجنگ ڈائرکٹر لوکیش چندرا، خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمے کے سکریٹری ڈاکٹر۔ انوپ کمار یادو، ڈویژنل کمشنر دلیپ گاوڑے، چھترپتی سمبھاج نگر سرکل کے اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس ویریندر مشرا، پولیس کمشنر پروین پوار، میونسپل کمشنر جی۔ سری کانت، کلکٹر دلیپ سوامی، لاتور کلکٹر ورشا ٹھاکر-گھوگے، جلنیا کلکٹر ڈاکٹر۔ شری کرشن پنچال، بیڈ کے کلکٹر اویناش پاٹھک، ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر وکاس مینا، پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر۔ ونے کمار راٹھوڑ موجود تھے۔

وزیراعظم نے لاڈلی بہن یوجنا کی ستائش کی: وزیراعلیٰ شندے نے کہا کہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے وزیراعلیٰ ماجھی لڑکی بہن یوجنا شروع کی گئی ہے۔ اس اسکیم کے ذریعے خواتین کو ماہانہ 1500 روپے کا فائدہ دیا جارہا ہے۔ خواتین کے کھاتوں میں اکتوبر اور نومبر کے لیے مجموعی طور پر تین ہزار روپے جمع ہونا شروع ہوگئی ہیں۔ اس سے قبل خواتین کے اکاؤنٹ میں تین ماہ کے لیے 4500 روپے جمع کیے جا چکے ہیں۔ غربت سے آگاہ ہونے کی وجہ سے اس حکومت نے غریب خواتین کی زندگیوں میں مدد کے لیے اس اسکیم کو نافذ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس اسکیم کا فائدہ تقریباً ڈھائی کروڑ خواتین کو مل رہا ہے۔ اس اسکیم سے حاصل ہونے والی رقم سے کچھ خواتین نے چھوٹے کاروبار شروع کیے ہیں جس سے روزگار اور مالی آمدنی کا ذریعہ پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ خواتین اپنے پاؤں پر کھڑی ہو چکی ہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی نے بھی وزیراعلیٰ ماجھی لڑکی بہن یوجنا کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کا کام خواتین کو بااختیار بنانے کے معاملے میں ملک کے لیے رہنما ہے۔ مشہور گلوکارہ آشا بھوسلے نے بھی وزیراعلیٰ ماجھی لڑکی بہن یوجنا کے لیے ریاستی حکومت کی تعریف کی ہے۔ وزیراعلیٰ شندے نے کہا کہ وزیراعلیٰ نے ماجھی لداکی بہین یوجنا کے لیے مناسب انتظامات کیے ہیں اور اس اسکیم کو بند نہیں کیا جائے گا، بلکہ مستقبل میں مرحلہ وار طریقے سے فائدہ کی رقم میں اضافہ کیا جائے گا۔

ہریانہ اسمبلی انتخابات: اسٹرانگ روم کے باہر سخت حفاظتی انتظامات، سی سی ٹی وی کیمروں سے نگرانی

روہتک: ہریانہ اسمبلی انتخابات مکمل ہونے کے بعد ووٹوں کی گنتی 8 اکتوبر کو ہونی ہے، جس سے قبل اتوار کو روہتک کے ضلع الیکشن افسر اجے کمار نے روہتک جاٹ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ میں بنائے گئے چاروں اسمبلی حلقوں کے اسٹرانگ رومز کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے ای وی ایم کے حفاظتی انتظامات میں تعینات سیکورٹی اہلکاروں کو ضروری ہدایات دیں۔ اسٹرانگ روم میں ای وی ایم کو سیل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسٹرانگ روم کے باہر تین سطح کی سیکورٹی فراہم کی جارہی ہے اور سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے نگرانی کی جارہی ہے۔ سیکورٹی میں تعینات پولیس افسر کشن چند کا کہنا تھا، ”ووٹنگ کے بعد سخت سیکورٹی کے درمیان ای وی ایم کو اسٹرانگ روم میں لایا گیا۔ اس کے بعد سے اسٹرانگ روم کے باہر سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے ہیں۔ پیراملٹری فورس کے اہلکار اور ہریانہ پولیس کے جوانوں کو سیکورٹی کی تین سطحوں میں چوکسی کے ساتھ تعینات کیا گیا ہے۔ اسٹرانگ روم کے قریب دفعہ 144 نافذ کر دی گئی ہے اور ہر شخص کی نگرانی کی جارہی ہے تاکہ سیکورٹی میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے تمام سرگرمیوں کی نگرانی کی جارہی ہے۔ میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں اور غلط قدم نہ اٹھائیں، کیونکہ سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ یہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔“ ای وی ایم پر نظر رکھنے والی پارٹیوں کے ایجنٹوں کا کہنا ہے کہ ووٹنگ کے بعد وہ ای وی ایم کے ساتھ اسٹرانگ روم سے باہر نکل آئے تھے اور اسی دن سے وہ دن رات اسی جگہ پہرہ دے رہے ہیں۔ ای وی ایم محفوظ ہے اور کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم انتخابی نتائج کے دن 8 اکتوبر تک ای وی ایم پر کڑی نظر رکھیں گے۔

یوپی میں ضمنی انتخاب سے قبل کسان رہنماؤں کی اکھلیش یادو سے ملاقات، بی جے پی پر تنقید

لکھنو?: کسان یونین کے ایک وفد نے اتوار کو سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور یوپی کے سابق وزیراعلیٰ اکھلیش یادو سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد کسان لیڈروں نے اکھلیش یادو کو اپنا لیڈر قرار دیا اور کہا کہ اکھلیش یادو ہی واحد ایسے لیڈر رہیں جو ہمیشہ سے ہم کسانوں کی ا?واز اٹھاتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کے دور حکومت میں ہی کسانوں کے حق میں تمام تر ترقیاتی کام کیے گئے۔ اس کے برعکس بی جے پی کے دور حکومت میں کسانوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ غربت اور قرض سے تنگ ا? کر کسانوں نے خودکشی کی۔ بی جے پی حکومت نے اب تک کسانوں کے فلاح و بہبود کے لیے کوئی کام نہیں کیا۔ کسان لیڈران نے کہا، ”جب اکھلیش یادو وزیراعلیٰ تھے، اُس وقت سماجوادی حکومت نے گنے کی قیمت میں کافی اضافہ کیا تھا اور تمام بقایاجات کی ادائیگی بھی کی گئی تھی۔ بی جے پی حکومت کے 7 سالہ دور حکومت میں ابھی تک کسانوں کے گنے کی مکمل ادائیگی بھی نہیں کی گئی۔ بی جے پی صرف جھوٹا دعویٰ ہی کر سکتی ہے، عملی طور پر اس کی جانب سے اب تک کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا گیا جس سے کسانوں کو فائدہ پہنچ سکے۔ بی جے پی کے قول وفعل میں کافی تضاد ہے۔“ کسانوں کے وفد نے مزید کہا کہ سماج وادی حکومت کے دوران زرعی پیداوار کی مارکیٹنگ کے نظام پر توجہ دی گئی تھی۔ منڈیوں کے قیام سے بنیادی ڈھانچہ تیار کیا گیا تھا۔ بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا تھا۔ سماج وادی حکومت میں کھیتی کے لیے بجٹ میں 75 فیصد رقم مختص کی گئی تھی۔ کسانوں کے وفد میں بھارتیہ کسان یونین کے باغپت ضلع انچارج ونود کمار، ضلع نائب صدر ہریندر تیاگی اور ضلع ترجمان ہمت سنگھ شامل تھے۔ وہیں، سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈ کوارٹر لکھنو ? میں بڑی تعداد میں موجود کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ ملک میں کسان، نوجوان اور غریب بہت پریشان حال ہیں۔ کسانوں کو ان کی فصلوں کی صحیح قیمت نہیں مل رہی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ کسانوں اور غریبوں کی مدد کرے۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی حکومت کے دوران اتر پردیش میں کسانوں کے مفاد میں کئی اہم فیصلے لیے گئے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔